SUN.26.July.2026
VOLUME:22 NO:175
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 26/جولائی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 175
11/صفر المظفر 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

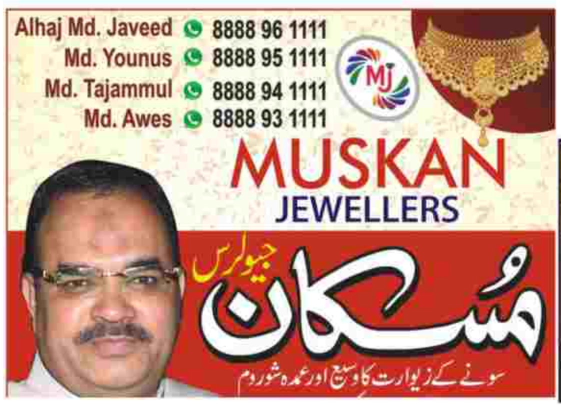

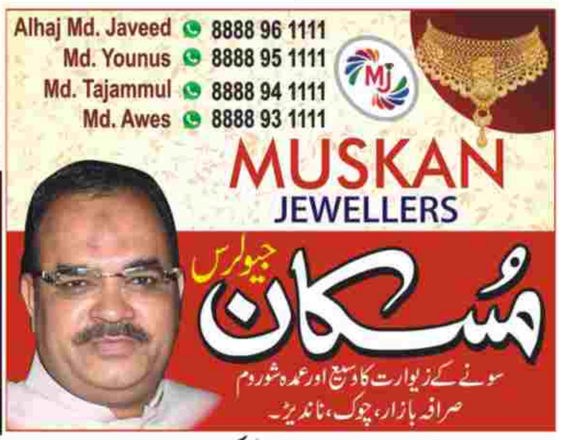

مودی حکومت کانگریس اور جین-زی کے آگے جھکنے ہوئی مجبور،

وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے دیا استعفیٰ

نئی دہلی: (ایجنسیز) 'جین-زی' نے آج ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ وہ چاہیں تو کسی بھی تاناشاہی کو جھکنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ جین-زی اور کانگریس کے ساتھ ساتھ اپوزیشن پارٹیوں کا سخت دباؤ ہی تھا کہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینا ہی پڑا۔ یعنی مودی حکومت جھکنے کو مجبور ہوئی اور کئی ہفتوں سے جاری طلبا کی تحریک کے ساتھ ساتھ راہل گاندھی کی قیادت میں چل رہی 'چھاتروں کی گونج' مہم کو بھی ایک بڑی کامیابی ملی۔ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ کی جانکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دی ہے۔ انھوں نے اپنی پوسٹ میں نوجوانوں کے نام ایک خط لکھا ہے، جس میں کہا ہے کہ جنتر منتر پر اور ملک میں جو حالات بنے ہیں، اس کا ملک مخالف طاقتیں فائدہ نہ اٹھائیں اس لیے استعفیٰ کا فیصلہ کیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ملک میں یکجہتی بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے ایک نوٹ پوسٹ کیا ہے، جس میں لکھا ہے کہ ''میں گزشتہ 4 دہائیوں سے زیادہ مدت سے طلبا، اساتذہ اور تعلیمی اصلاح کے لیے وقف رہا ہوں۔ میرا ہمیشہ ہی بھروسہ رہا ہے کہ ایک مضبوط، مجموعی اور دور اندیش تعلیمی نظام ہی مضبوط ملک کی بنیاد ہوتی ہے۔ نوجوانوں کے نام لکھے اپنے نوٹ میں انھوں نے اپنے جذبات کا اظہار نہایت سلیقے سے کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''میں ملک کے نوجوانوں کی امیدوں، جذبات اور ان کے منصفانہ خواہشات کا احترام کرتا ہوں۔ ہندوستان کی نوجوان نسل کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنا ہمیشہ ہی میری سیاسی و سماجی زندگی کا اخلاقی عزم رہا ہے۔'' وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''عزت مآب وزیر اعظم کی دور اندیشی بھری قیادت میں ملک کی خدمت کرنے کا جو موقع مجھے ملا، اس کے لیے میں وزیر اعظم کا بے حد مشکور ہوں۔'' اپنا استعفیٰ نامہ وزیر اعظم نریندر مودی کو بھیجنے کے بعد سوشل میڈیا پر کی گئی پوسٹ میں وہ پیپر لیک معاملے پر کچھ وضاحت پیش کرتے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''3 مئی 2026 کو منعقد نیٹ-یوجی امتحان میں بے ضابطگیوں کی شکایتیں سامنے آتے ہی حکومت نے فوراً کارروائی کی۔ اس معاملے کی جانچ سی بی آئی کو سونپی گئی، امتحان منسوخ کر دوبارہ امتحان کرانے کا فیصلہ لیا گیا اور آئندہ سال سے نیٹ کو پوری طرح کمپیوٹر پر مبنی (سی بی ٹی موڈ) بنانے کا اعلان کیا گیا۔'' وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ 20 لاکھ سے زیادہ طلبا کا امتحان غیر جانبدار اور بہتر انداز سے کرانا ان کی اعلیٰ ترجیح تھی۔ اس کے لیے مرکزی حکومت، ریاستی حکومتوں، ضلع انتظامیہ، طلبا و سرپرستوں کے تعاون سے 21 جون 2026 کو دوبارہ امتحان کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ 16 جولائی کو سامنے آئے نتائج میں غریب و محروم کنبوں کے کئی باصلاحیت طلبا کو کامیابی ملی، لیکن کچھ ذمہ دار عہدوں پر بیٹھے لوگوں نے طلبا کو گمراہ کرنے کی کوشش کی، جس سے انھیں بہت تکلیف پہنچی۔

دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ منظور، پرہلاد جوشی بنے نئے وزیر تعلیم

نئی دہلی: وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے بعد پرہلاد جوشی کو وزارت تعلیم کی اضافی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے ہدایت دی ہے کہ کابینہ وزیر پرہلاد جوشی کو وزارت تعلیم کا چارج سونپا جائے۔ راشٹرپتی بھون کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ فوری طور پر منظور کر لیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پرہلاد جوشی پہلے ہی مرکزی حکومت میں امور صارفین، خوراک اور عوامی تقسیم کے محکمہ کی ذمہ داری سنبھال رہے ہیں۔ اب وہ وزارت تعلیم کے کام کاج اور پالیسی سے متعلق فیصلوں کی نگرانی بھی کریں گے۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے پس منظر سے آنے والے پرہلاد جوشی کرناٹک کے دھارواڑ سے 5 بار کے رکن پارلیمنٹ ہیں۔ انہیں وزیر اعظم مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کا قریبی بھی مانا جاتا ہے۔ مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے 2 روز قبل، 23 جولائی کو لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی پر نوجوانوں کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ نریندر مودی کی قیادت والی حکومت ملک کے ہر طالب علم کا مستقبل محفوظ بنانے کے لیے پُرعزم ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ جب بھی سوالیہ پرچے لیک ہونے کے واقعات سامنے آئے، مرکزی حکومت نے فوری کارروائی کی اور ذمہ دار افراد کے خلاف سخت اقدامات کیے۔ واضح رہے کہ دہلی کے جنتر منتر پر نیٹ پیپر لیک معاملہ میں طلبا و نوجوان بڑی تعداد میں گزشتہ کئی ہفتوں سے مظاہرہ کر رہے تھے۔ وہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے، نیٹ تنازعہ کے بعد مبینہ طور پر خودکشی کرنے والے امیدواروں کے اہل خانہ کو ایک ایک کروڑ روپے معاوضہ دینے اور 20 مارچ کو 'پارلیمنٹ چلو' مارچ میں شامل مظاہرین کے خلاف درج تمام ایف آئی آر واپس لیے جانے کا مطالبہ کیا تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ تینوں ہی مطالبات حکومت نے مان لیے ہیں اور جنتر منتر پر جاری مظاہرہ ختم کیے جانے کا اعلان بھی ہو گیا ہے۔ آج مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے بعد ہفتہ کو دہلی کے جنتر منتر پر احتجاج کر رہے طلبا اور نوجوانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مظاہرین نے اسے اپنی طویل تحریک کی پہلی بڑی کامیابی قرار دیتے ہوئے جشن منایا۔ طلبا کا کہنا ہے کہ یہ صرف ایک وزیر کا استعفیٰ نہیں، بلکہ تعلیمی نظام میں جوابدہی طے کرنے کی سمت میں پہلا اہم قدم ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کی تحریک صرف استعفیٰ تک محدود نہیں ہے، بلکہ ملک کے تعلیمی نظام میں وسیع پیمانے پر اصلاحات اور نظام امتحان کو شفاف بنانے تک جاری رہے گی۔

تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ کا دفتر 6 دہائیوں کے بعد تاریخی فورٹ سینٹ جارج سے دوسری جگہ منتقل

چینائی: تمل ناڈو سکریٹریٹ میں ایک بڑی انتظامی تبدیلی کے تحت، وزیر اعلیٰ کے دفتر (سی ایم او) کو تاریخی فورٹ سینٹ جارج کمپلیکس میں واقع اپنے طویل عرصے سے قائم دفتر سے 'نامکل کوِنر مالگئی' (این کے ایم) میں منتقل کیا جائے گا۔ نئے کمپلیکس کو تیار کرنے کے لیے تزئین و آرائش کا کام تیزی سے جاری ہے۔ یہ منتقلی 2011 کے بعد سکریٹریٹ کے کام کاج میں سب سے اہم تبدیلیوں میں سے ایک مانا جا رہا ہے۔ اس وقت آنجہانی جے جے للیتا کی قیادت والی اے آئی اے ڈی ایم کے حکومت نے اہم محکموں کو دوبارہ فورٹ سینٹ جارج منتقل کر دیا تھا، جس سے گزشتہ ڈی ایم کے حکومت کے نو تعمیر شدہ اومندورار گورنمنٹ اسٹیٹ سے سکریٹریٹ چلانے کے فیصلے کو پلٹ دیا گیا تھا۔ افسران کے مطابق اس فیصلے کی بنیادی وجہ موجودہ وزیر اعلیٰ کے دفتر میں جگہ کی شدید کمی ہے۔ وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کے عہدہ سنبھالنے کے بعد سے ان سے ملنے آنے والے افسران، زائرین اور مختلف وفود کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث موجودہ دفتر پر کافی دباؤ تھا۔ حالانکہ اس منتقلی کے حوالے سے دیگر وجوہات کے بارے میں بھی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔

'طلبا کے 2 مزید مطالبات ہیں، جنھیں ہمیں بھولنا نہیں ہے'
وزیر تعلیم کے استعفیٰ کے بعد راہل گاندھی نے کی پریس کانفرنس

نئی دہلی (ایجنسیز) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر طلبا و نوجوانوں کو مبارکباد پیش کی ہے۔ انھوں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ ہمارے طلبا کی جیت ہے، جو ہندوستان کے مستقبل ہیں۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ملک کے تعلیمی نظام کی کبھی دنیا میں تعریف ہوتی تھی، لیکن گزشتہ کچھ سالوں سے اس پر قبضہ کیا جا رہا ہے۔ آر ایس ایس نے دیمک بن کر تعلیمی نظام کو کھوکھلا کر دیا ہے۔'' اپنے بیان میں راہل گاندھی نے وزیر تعلیم کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ ''دھرمیندر پردھان بدعنوانی، نااہلیت اور تعلیمی نظام کی تباہی کے سمبل تھے۔ اچھا ہوا کہ یہ سمبل ہٹ گیا۔ لیکن تعلیمی نظام کی بہتری کے لیے حکومت کو سخت قدم اٹھانے ہوں گے۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''طلبا کے 2 مزید مطالبات ہیں، جنھیں ہمیں بھولنا نہیں ہے۔ پہلا، طلبا سے بربریت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی۔ دوسرا، نریندر مودی بھی طلبا سے معافی مانگیں۔'' اس موقع پر راہل گاندھی نے سبھی طلبا کا اس جنگ میں ہمت و حوصلہ کے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے شکریہ بھی ادا کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''سبھی طلبا کو دل سے شکریہ، میری طرف سے طلبا کو جو بھی حمایت چاہیے، اس کے لیے میں تیار ہوں۔'' انھوں نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ ''کانگریس پارٹی کا خیال تھا کہ اس احتجاج کی دل و جان سے حمایت کی جائے، اور ہم نے ایسا ہی کیا ہے۔ ہم ہندوستان کے طلبا کے تحفظ اور ہندوستان کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے یہاں موجود ہیں۔'' ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ ''یہ ماضی (نریندر مودی اور آر ایس ایس) اور ہندوستان کے مستقبل کے درمیان جنگ ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ ہندوستان کا مستقبل ماضی کو شکست دے گا۔'' گزشتہ دنوں مظاہرین طلبا پر پولیس کے ذریعہ کی گئی بربریت کے لیے راہل گاندھی نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ انھوں نے کہا کہ ''ہم اپنے طلبا پر کیے گئے تشدد کے لیے امت شاہ کو براہ راست ذمہ دار مانتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے طلبا پر فائرنگ کی اجازت دی، مہلک ہتھیاروں کے استعمال کی اجازت دی اور ان کے خلاف پیلیٹ گنوں کے استعمال کی بھی اجازت دی۔'' وہ آگے کہتے ہیں کہ ''یہ ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ ہم اپنی سیکورٹی فورسز کی جانب سے ہندوستان کے مستقبل پر گولیاں چلائے جانے کو قبول نہیں کرتے۔ یہ پارلیمنٹ میں ایک بڑا مسئلہ بننے والا ہے۔'' اس پریس کانفرنس میں راہل گاندھی نے 'چھاتروں کی گونج' مہم کے بارے میں بھی بات کی۔ انھوں نے کہا کہ دھرمیندر پردھان نے استعفیٰ ضروری دے دیا ہے، لیکن کانگریس کی 'چھاتروں کی گونج' مہم جاری رہے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ ''ہمارا 'چھاتروں کی گونج' پروگرام جاری رہے گا۔ ہمارے طویل مدتی ایشوز ہیں، ہم انھیں اٹھاتے رہیں گے۔'' طلبا کے احتجاج سے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ''اس احتجاج کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ ہندوستانی نظام (روزگار پیدا کرنے کا نظام، تعلیمی نظام، ہمارے ادارے اور میڈیا) تباہ ہو چکے ہیں۔ یہ نظام کام کرنا بند کر چکے ہیں۔ اس کے نتائج بھی سامنے آ رہے ہیں۔'' وہ کہتے ہیں کہ ''ہم اس وقت ایک سنگین معاشی بحران کا سامنا کر رہے ہیں، اور ایسے وقت میں ضروری ہے کہ یہ نظام کام کریں۔ حکومت کو یہ بات سمجھنی چاہیے۔ اسے سننا چاہیے کہ ہندوستان کی عوام کیا کہہ رہی ہے۔'' انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ یہ ہندوستانی طلبا کی جانب سے ایک انتباہ ہے اور اپوزیشن کی جانب سے بھی ایک انتباہ ہے کہ آپ ہندوستان کو اسی طرح نہیں چلا سکتے جس طرح اب تک چلاتے رہے ہیں۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ زور دے کر کہتے ہیں کہ ''یہ ملک آپ کا نہیں ہے۔ یہ ہندوستان کی عوام کا ہے۔ یہ ہندوستان کے آئین کا ہے۔ یہ ادارے بھی آپ کے نہیں ہیں۔ اگر آپ اسی راستے پر چلتے رہے تو آج جو کچھ ہوا ہے، وہ اس سے 10 گنا بڑے پیمانے پر سامنے آئے گا۔''

'چوتھی بار لڑوں گا صدارتی انتخاب'، 2028 کی کیپ پہن کر ٹرمپ کا طنزیہ اعلان، صحافیوں کو بھی بنایا نشانہ

ناندیڑ: (ایجنسیز) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 'وائٹ ہاؤس کورسپونڈنٹس ایسوسی ایشن' (ڈبلیو ایچ سی اے) کے عشائیے سے خطاب کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں تقریر کی۔ تقریباً ایک گھنٹے کے خطاب میں انہوں نے صحافیوں، میڈیا اداروں اور اپنے سیاسی مخالفین پر خوب طنز کیا۔ اس دوران ٹرمپ نے مزاحیہ انداز میں یہ بھی کہا کہ وہ امریکہ کے صدارتی عہدے کے لیے چوتھی بار بھی انتخاب لڑیں گے۔ ٹرمپ نے اسٹیج پر سرخ رنگ کی 'ٹرمپ 2028' کیپ بھی پہن رکھی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ''آج رات میں پریس کی ریٹنگ بچانے کے لیے چوتھی مدت کے لیے الیکشن لڑنے کی اپنی خواہش کا اعلان کرتا ہوں۔'' حالانکہ انہوں نے یہ بیان محض مذاق میں دیا تھا، کیونکہ امریکی آئین کے مطابق کوئی بھی شخص زیادہ سے زیادہ 2 مرتبہ ہی صدر منتخب ہو سکتا ہے۔ ٹرمپ نے صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ صدارت چھوڑ دیں گے تو میڈیا کو بڑی مشکلیں پیش آئیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ''جب میں چلا جاؤں گا تو آپ بھی برباد ہو جائیں گے۔ آپ کے پاس رپورٹ کرنے کے لیے کوئی نہیں ہوگا اور آپ کا بزنس ماڈل ختم ہو جائے گا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ لوگ دوسروں کی خبروں میں اتنی دلچسپی نہیں لیتے، اسی لیے وہ پریس کی ریٹنگ بچانے کے لیے چوتھی مدت کی بات کر رہے ہیں۔ اس تقریب کا آغاز وائٹ ہاؤس کورسپونڈنٹس ایسوسی ایشن کی سبکدوش ہونے والی صدر ویجیا جیانگ کے خطاب سے ہوا۔ انہوں نے اپریل میں ہونے والے اس حملے کا ذکر کیا، جس میں ایک مسلح شخص نے اس تقریب کو نشانہ بنایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس حملے نے سب کا امتحان لیا اور یہ ثابت کیا کہ صحافت اور آزادیٔ صحافت کے لیے جدوجہد جاری رکھنا ضروری ہے۔ اسی حملے کے بعد اس عشائیے کا دوسری بار انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں متعدد صحافیوں کو اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ ان میں بعض ایسے صحافی بھی شامل تھے، جن پر ٹرمپ پہلے تنقید کر چکے تھے۔ وال اسٹریٹ جرنل کی وہ ٹیم بھی اعزاز حاصل کرنے والوں میں شامل تھی، جس نے ٹرمپ اور جیفری ایپسٹین سے متعلق معاملے پر رپورٹنگ کی تھی۔

'کوئی قانون گنگا ندی پر چکن بریانی کھانے سے نہیں روکتا'
افطار معاملہ میں سپریم کورٹ کے جج کا تبصرہ

نئی دہلی: ''ہندوستان میں مختلف رائے رکھنے کے لیے عوامی مقامات کم ہوتے جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے حقوق کے لیے احتجاج کرنے والے طلبا کو گرفتار کیا جا رہا ہے اور انہیں ضمانت نہیں دی جا رہی ہے۔ جب انہیں ضمانت مل بھی جاتی ہے تو عدالتیں ایسی سخت شرائط عائد کرتی ہیں، جن سے ان کی آزادی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔'' یہ باتیں سپریم کورٹ کے جج جسٹس اُجول بھوئیاں نے ہفتہ کے روز کہیں۔ انہوں نے سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اپنی رائے کا اظہار کرنے اور پُرامن طریقے سے احتجاج کرنے کا حق شہریوں کی بنیادی آزادی ہے۔ بحث اور اختلافِ رائے جمہوریت کی جان ہیں، لیکن افسوس کی بات ہے کہ معمول کی سرگرمیوں کو بھی جرم کے زمرے میں شامل کیا جا رہا ہے۔ جسٹس اُجول بھوئیاں کا کہنا ہے کہ جو لوگ ماحول کو پہنچنے والے نقصان پر اپنے دکھ کا اظہار کرنے آتے ہیں، انہیں ایسے بھگا دیا جاتا ہے جیسے وہ مجرم ہوں۔ کیمپس میں احتجاج کرنے والے طلبا کو گرفتار کر لیا جاتا ہے اور انہیں 30-40 دنوں تک ضمانت نہیں ملتی۔ انہیں معطل کر دیا جاتا ہے اور پھر انہیں عدالت کا رخ کرنا پڑتا ہے، جس میں وقت لگتا ہے۔ گنگا ندی کے بیچ ایک کشتی پر افطار پارٹی کرنے والے نوجوانوں کے ایک گروپ کو ضمانت نہ دیے جانے کا ذکر کرتے ہوئے جسٹس بھوئیاں نے سوال کیا کہ کیا ایسی چیز کے لیے ضمانت سے انکار کیا جا سکتا ہے، جو کوئی جرم ہی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''مجھے یقین ہے کہ چکن بریانی کھانا کوئی جرم نہیں ہے۔ گنگا ندی پر چکن کھانے پر پابندی لگانے والا کوئی قانون نہیں ہے۔ انہیں اسی وجہ سے گرفتار کیا گیا تھا اور انہیں 3 ماہ تک جیل میں رہنا پڑا۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''میں خود سے پوچھتا ہوں کہ کیا ایسی سرگرمی کے لیے لوگوں کو گرفتار کیا جا سکتا ہے اور 3 ماہ تک ضمانت دینے سے انکار کیا جا سکتا ہے! شہری دیکھ رہے ہیں، لوگ دیکھ رہے ہیں۔'' جسٹس اُجول بھوئیاں کے مطابق عدالتیں اب ضمانت کے لیے ایسی شرائط عائد کر رہی ہیں جو دراصل کسی شخص کو اپنی اختلاف رائے کا اظہار کرنے سے روکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''ایک وزیر کے رویے پر تبصرہ کرتے ہوئے فیس بک پر پوسٹ ڈالنے کے لیے، جس نے ہندوستانی فوج کے ایک افسر کو دہشت گرد کی بیٹی کہا تھا، ایف آئی آر درج کی جاتی ہے اور اسے پیشگی ضمانت لینی پڑتی ہے۔'' وہ آگے بتاتے ہیں کہ ''ضمانت مل جاتی ہے، لیکن عدالت کیا کرتی ہے؟ آپ سے اپنا پاسپورٹ جمع کرانے کے لیے کہتی ہے، حالاں کہ اس کے فرار ہونے کا کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔ پھر وہ کہتی ہے کہ فیس بک پر کچھ بھی پوسٹ نہ کریں۔'' جسٹس بھوئیاں نے دہلی فسادات سے متعلق گل فشاں معاملے کے فیصلے کا بھی ذکر کیا، جس میں سپریم کورٹ نے ضمانت کے لیے سخت شرائط عائد کی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ''ان نوجوان طلبا کارکنوں کا معاملہ دیکھیں، جنہیں طویل عرصے تک جیل میں رہنا پڑا۔ عدالت نے انہیں ضمانت تو دی، لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ نہ صرف اپنا پاسپورٹ جمع کرائیں بلکہ کسی بھی عوامی اجلاس میں حصہ نہ لیں اور نہ ہی اس سے خطاب کریں، خواہ وہ اجلاس بالمشافہ ہو یا ورچوئل طریقے سے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ایسی پابندیاں عائد کرنے سے ان کی بنیادی آزادی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ لوگ یہ سوال پوچھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ کیا ایسے احکامات دے کر یا ایسی شرائط عائد کر کے عدالت یہ پیغام بھی دے رہی ہے کہ ایسی عوامی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں؟''

ہندوستان کے 'چھاتروں کی گونج' آخر کار گھمنڈی حکومت کی دہلیز تک پہنچ گئی: کھڑگے

''ہندوستان کے 'چھاتروں کی گونج' آخر کار گھمنڈی حکومت کی دہلیز تک پہنچ گئی۔ یہ ہمارے کروڑوں نوجوانوں کی جیت ہے، جنھوں نے ملک بھر میں تعلیمی نظام کو درست کرنے کے لیے سڑک پر آواز اٹھائی۔ یہ سچائی کی فتح ہے اور مودی جی کے ضد کی شکست ہے۔ یہ ان بھی کنبوں کی جیت ہے جنھوں نے اپنے خون، اپنے بچوں کو کھویا، کیونکہ یہ حکومت بدعنوان ہے۔'' یہ بیان کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے بعد دیا ہے۔

جموں و کشمیر، گجرات، راجستھان اور بنگال کے لیے محکمہ موسمیات نے جاری کیا شدید بارش کا الرٹ

نئی دہلی: ہندوستانی محکمہ موسمیات نے ملک کی مختلف ریاستوں کے لیے ہفتہ سمیت آئندہ کچھ دنوں کے لیے شدید بارش کا الرٹ جاری کیا ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق جموں و کشمیر کئی جگہوں پر آج سے پھر بارش شروع ہو گئی ہے۔ آئندہ 5 دنوں کے دوران ریاست کے کچھ حساس جگہوں پر اچانک سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور مٹی دھنسنے کا امکان ہے۔ 26 اور 27 جولائی کو کئی جگہوں پر طوفان کے ساتھ شدید بارش ہو سکتی ہے۔ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق ریاست میں 28 سے 31 جولائی تک زیادہ تر علاقوں میں گرج چمک اور طوفان کے ساتھ ہلکی سے درمیانی بارش ہو سکتی ہے۔ جموں ڈویژن کے کچھ اضلاع میں دیر رات، صبح اور دوپہر یا شام کے وقت بھاری بارش، اور کچھ دیر کے لیے موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے راجستھان کے کئی اضلاع میں شدید بارش کا الرٹ جاری کیا ہے۔ ہفتے کے روز ریاست بھر میں بارش کے لیے اورنج اور یلو الرٹ جاری کیا ہے۔ جمعہ کے روز سروہی، جودھ پور، باڑمیر، پالی اور جالور سمیت کئی اضلاع میں شدید بارش ریکارڈ کی گئی، جبکہ ماؤنٹ ابو میں 195 ملی میٹر (تقریباً 8 انچ) بارش ہوئی۔ راجستھان میں مانسون کے 27 جولائی تک سرگرم رہنے کا امکان ہے، جس کے بعد 28 جولائی سے بارش کے سلسلوں میں تھوڑی کمی آنے کی امید ہے۔ جمعہ کو ریکارڈ کی گئی اہم بارشوں میں ماؤنٹ ابو (سروہی) میں 195 ملی میٹر، باپینی (جودھ پور) میں 81 ملی میٹر، کرن پور (شری گنگانگر) میں 66 ملی میٹر، جوائی (پالی) میں 97 ملی میٹر، گڑھ بور (راجسمند) میں 47 ملی میٹر، بھل گڑھ میں 28 ملی میٹر، ویسوری (پالی) میں 38 ملی میٹر، پالی شہر میں 27 ملی میٹر، جواجا (اجمیر) میں 52 ملی میٹر، سرور (اجمیر) میں 50 ملی میٹر، کلیان پور (باڑمیر) میں 57 ملی میٹر اور بالوترا میں 56 ملی میٹر بارش شامل ہے۔ مغربی بنگال میں گزشتہ ایک ہفتے سے جاری بارش کا سلسلہ فی الحال تھمنے والا نہیں ہے۔ محکمہ موسمیات نے ہفتے کے روز کہا کہ جنوبی بنگال میں آئندہ چند دنوں تک بارش کا سلسلہ جاری رہے گا، جبکہ اتوار سے شمالی بنگال کے کئی اضلاع میں شدید بارش ہونے کا امکان ہے۔ کولکاتہ میں واقع علی پور علاقائی محکمہ موسمیات کے ڈائریکٹر حبیب الرحمن بسواس نے بتایا کہ مانسون کی ٹرف لائن راجستھان کے بیکانیر سے شمال مشرقی خلیج بنگال تک مدنا پور کے اوپر سے گزر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی سطح سمندر کے اوپر ایک چکراتی ہواؤں کا دباؤ بھی سرگرم ہے، جس کی وجہ سے ریاست میں بارش کا سلسلہ برقرار رہے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہفتے کے روز جنوبی بنگال کے لیے شدید بارش کا یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ تمام اضلاع میں ہلکی سے درمیانی بارش کا امکان ہے۔ پیر سے بارش کی شدت میں کچھ کمی آ سکتی ہے، لیکن بدھ کے روز ساحلی اور اس کے آس پاس کے اضلاع میں ایک بار پھر شدید بارش ہونے کے امکانات ہیں۔ دوسری جانب شدید بارش کے باعث گجرات کے کئی اضلاع میں صورتحال کافی تشویشناک ہو گئی ہے۔ اہم شاہراہ کو بند کر دیا گیا ہے۔ نشیبی علاقوں کے لیے سیلاب کی وارننگ جاری کر دی گئی ہے۔ سیلاب میں پھنسے لوگوں کو نکالنے کے ساتھ ساتھ ریسکیو آپریشن چلائی جا رہی ہے۔ صورتحال کے پیش نظر انتظامیہ ہائی الرٹ پر ہے۔ چانگوادر اور باؤلا کے درمیان سناٹھل-بگودرا ہائی وے پر ٹریفک روک دیا گیا ہے۔ افسران نے گاڑی چلانے والوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ وسجلکا-بگودرا حصے سے دھولیرا ایکسپریس ہائی وے کا استعمال کریں۔ راجکوٹ سے آنے والی گاڑیوں کو بھی متبادل راستے کا استعمال کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ افسران نے لوگوں سے غیر ضروری سفر سے گریز کرنے اور امدادی کاموں میں مصروف پولیس اور انتظامیہ کی ٹیموں کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔ احمد آباد-ورم گام ہائی وے بھی پانی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے۔ افسران نے سیلاب کی وارننگ جاری کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ ماچھو-2 ڈیم کے گیٹ ہفتے کو کھولے جائیں گے، جس سے ندی میں تقریباً 000,49 کیوسک پانی چھوڑا جائے گا، کیونکہ بالائی علاقوں میں شدید بارش کی وجہ سے پانی کی سطح بڑھ گئی ہے۔ ڈیم کے نشیبی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو ندی میں نہ جانے اور جانوروں اور سامان کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ موربی شہر اور موربی تعلقہ کے 20 دیہاتوں کے لیے وارننگ جاری کر دی گئی ہے۔

پیپر لیک معاملے کی سماعت کے لیے راؤز ایونیو کورٹ میں خصوصی فاسٹ ٹریک عدالت دی گئی تشکیل
اسپیشل جج نے لیا چارج

نئی دہلی: نیٹ اور دیگر مسابقتی امتحانات میں پیپر لیک سے متعلق مقدمات کی سماعت میں اب بہتری آئے گی۔ اسی مقصد کے تحت دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ میں تشکیل دی گئی خصوصی فاسٹ ٹریک عدالت نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ کورٹ نمبر 408 میں قائم اس خصوصی عدالت کی خصوصی جج انوگرو ور بالیگا نے ہفتے کے روز اپنا عہدہ سنبھالا۔ دہلی ہائی کورٹ نے پیپر لیک اور سرکاری امتحانات میں ناجائز ذرائع کے استعمال سے متعلق فوجداری مقدمات کی فوری سماعت کے لیے خصوصی فاسٹ ٹریک عدالت کا قیام عمل میں لایا ہے۔ اس عدالت کا مقصد ایسے مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کرنا اور قصورواروں کے خلاف عدالتی کارروائی کو تیز کرنا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے نیٹ اور دیگر مسابقتی امتحانات میں پیپر لیک کے معاملے پر سخت مؤقف اختیار کرتے ہوئے ملک بھر میں فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ طلبا کے مستقبل سے کھیلنے والوں کے خلاف فوری سماعت کو یقینی بنایا جائے گا اور قصورواروں کو سخت ترین سزا دلائی جائے گی۔ اسی اعلان کے بعد عدالتی عمل کو تیز کرنے کے لیے مسلسل متعدد اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اسی درمیان مرکزی حکومت بھی پیپر لیک کے واقعات پر مکمل روک لگانے کے لیے قانون کو مزید سخت بنانے کی تیاری کر رہی ہے۔ جمعہ کے روز مرکزی کابینہ نے 'دی پبلک ایگزامینیشنز' (پریوینشن آف انفیر مینز) ایکٹ، 2024 میں ترمیم سے متعلق مسودۂ بل کی منظوری دے دی۔ اس قانون کا مقصد سرکاری امتحانات کے پیپر لیک اور نقل جیسے واقعات کی مؤثر روک تھام کرنا ہے۔ پیپر لیک سے متعلق منظم جرائم کے معاملات کے لیے اس مجوزہ بل میں 10 سال تک قید اور زیادہ سے زیادہ 10 کروڑ روپے جرمانے کی تجویز دی گئی ہے، جو موجودہ قانون کے مقابلے میں کہیں زیادہ سخت ہے۔ موجودہ قانون کے تحت انفرادی مجرموں کے لیے 3 سے 5 سال تک قید کی سزا مقرر ہے، جبکہ پیپر لیک اور نقل سے متعلق منظم جرائم کے مقدمات میں 5 سے 10 سال تک قید اور کم از کم ایک کروڑ روپے جرمانہ عائد کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

فٹبال شائقین کے لیے خوشخبری، ہندوستان آئے گی 5 بار کی ورلڈ چمپئن برازیل کی ٹیم!

ہندوستانی فٹبال شائقین کے لیے ایک بہت بڑی خوشخبری سامنے آ رہی ہے۔ دنیا کی سب سے مقبول اور 5 بار کی ورلڈ چمپئن برازیل فٹبال ٹیم اکتوبر میں ہندستان کے دورے پر آ سکتی ہے۔ 'ای ایس پی این برازیل' کی رپورٹ کے مطابق برازیل فٹبال ایسوسی ایشن (سی بی ایف) رواں سال اکتوبر کے آغاز میں ہندوستان میں ایک دوستانہ میچ کھیلنے کے لیے منتظمین کے ساتھ بات چیت کر رہی ہے۔ اس مجوزہ مقابلے کی میزبانی فٹبال کا 'مکہ' کہے جانے والے شہر کولکاتہ کو ملنے کا امکان ہے۔ رپورٹس کے مطابق سی بی ایف اور منتظمین کے درمیان اس میچ کے حوالے سے ابتدائی بات چیت امریکہ میں منعقد ہونے والے 2026 فیفا ورلڈ کپ کے دوران ہی شروع ہو گئی تھی۔

مہاراشٹر 'ٹی ای ٹی' پیپر لیک معاملے کا مرکزی ملزم وجیندر کمار گپتا بہار سے گرفتار

نئی دہلی: مہاراشٹر ٹی ای ٹی پیپر لیک معاملے کے مرکزی ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جبکہ پولیس نے اس گروہ کے ماسٹر مائنڈ وجیندر کمار گپتا کو بہار سے گرفتار کیا ہے۔ وجیندر کمار گپتا نے اپنے ساتھی سونو کے ساتھ مل کر پرنٹنگ ہاؤس کے ملازمین کو رقم اور جائیداد کی لالچ دے کر سوال نامہ حاصل کیا تھا۔ پیپر جوتے میں چھپا کر پرنٹنگ ہاؤس سے باہر نکالا گیا تھا۔ تحقیقات میں انکشاف ہوا ہے کہ ٹی ای ٹی کا پیپر 8 ہزار روپے میں حاصل کیا گیا تھا، جسے بعد میں بھیونڈی اور مہاراشٹر کے پونے میں فروخت کیا گیا۔ یہ بھی سامنے آیا ہے کہ لیک شدہ پرچے تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے میں فروخت کیے گئے۔ تاہم بھیونڈی پولیس نے خود خریدار بن کر ٹی ای ٹی کا پرچہ فروخت کرنے والے گروہ کا پردہ فاش کیا۔ اس معاملے میں اب تک 13 ملزمین گرفتار کیے جا چکے ہیں، جبکہ اس سے قبل 12 ملزمین کو عدالتی تحویل میں بھیجا جا چکا ہے۔ بھیونڈی پولیس بہار سے وجیندر کمار گپتا کو گرفتار کر کے پونے ہوائی اڈے لے آئی ہے۔ ملزم کو جلد ہی پونے ایئرپورٹ سے بھیونڈی منتقل کیا جائے گا اور پولیس اسے بھیونڈی لے کر پہنچے گی۔ مہاراشٹر ٹی ای ٹی پیپر لیک معاملے میں کپل دہیا سمیت مزید 3 افراد کو بھی گرفتار کیا گیا ہے، جس کے بعد گرفتار ملزمین کی تعداد 7 ہو گئی ہے۔

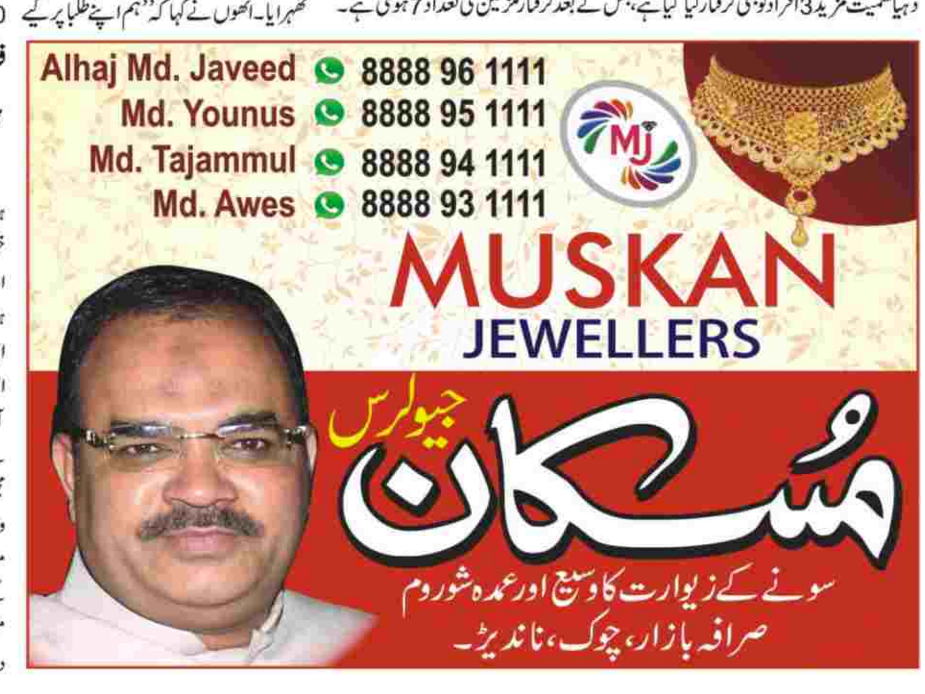

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
26 July 2026

ورقِ تازہ
26 July 2026
اداریہ

جھوٹ کا نیلام گھر

کسی بھی مہذب معاشرے میں صحافت کا اصل خمیر ان چبھتے ہوئے سوالات سے اٹھتا ہے جو ایوانِ اقتدار کی نیندیں حرام کر دیتے ہیں۔ ایک زمانے میں اخبار کا صفحہ اور رپورٹر کا قلم ان بے آواز لوگوں کی سب سے بڑی طاقت سمجھا جاتا تھا جن کی فریاد حکمرانوں کے اونچے محلوں تک نہیں پہنچ پاتی تھی۔ اقتدار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھرا سچ بولنا اور اندھیرے میں چھپے حقائق کو کھینچ کر عوام کے سامنے لانا ہی اس پیشے کی سب سے بڑی معراج تھی۔ آج کے مین اسٹریم میڈیا پر نظر دوڑائیں تو یہ دیکھ کر شدید دکھ ہوتا ہے کہ سوال پوچھنے کی وہ جرات اب کہیں دم توڑ چکی ہے۔ جوتے گھسا کر، گلی کوچوں کی خاک چھان کر اور اپنی جان خطرے میں ڈال کر خبر لانے والے رپورٹر کا کردار اب ایک افسانہ بن چکا ہے۔ ان کی جگہ اب ایئر کنڈیشنڈ کمروں کی نرم کرسیوں پر بیٹھے ایسے لوگوں نے لے لی ہے جن کا کام صرف کمپیوٹر کی اسکرین پر نظریں جمائے رکھنا اور ای میلز کا انتظار کرنا ہے۔ اس مشینی اور آرام دہ ماحول نے صحافی کو ایک تفتیش کار کے رتبے سے گرا کر ایک ''ٹائپسٹ'' کے درجے پر لاکھڑا کیا ہے۔ آج کل کے بیشتر خبر رساں اداروں میں صحافت کے نام پر صرف یہ ہو رہا ہے کہ سرکاری محکموں اور بڑی کمپنیوں سے آنے والے بیانات کو ہو بہو کاپی کیا جاتا ہے۔ ان بیانات پر ایک چمکدار اور سنسنی خیز سرخی لگا کر اسے اس طرح عوام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جیسے یہ کوئی بہت بڑی صحافتی فتح ہو۔ دربار اور درباریوں کا کلچر، جو کبھی بادشاہوں کے قصیدے پڑھنے کے لیے مشہور تھا، اب مائیک اور کیمرہ پکڑ کر ہمارے ٹی وی اسکرینوں پر پوری طرح قابض ہو چکا ہے۔ اب حکومت کی ہر خامی، ہر ناکامی اور ہر غلط فیصلے کو ایک شاندار ماسٹر اسٹروک بنا کر پیش کرنے کا باقاعدہ مقابلہ جاری ہے۔ اینکرز اور رپورٹرز کا کام اب عوام کو باخبر کرنا نہیں رہا، وہ اقتدار کے ترجمان بن کر ہر حکومتی اقدام کی اندھی تائید میں مصروف رہتے ہیں۔ اس کاسہ لیسی اور فرمانبرداری کے پیچھے دراصل سرکاری اشتہارات اور کروڑوں روپے کے فنڈز کی وہ چمک ہے جس نے صحافتی اداروں کے منہ پر مضبوط تالے ڈال دیے ہیں۔ مفادات کی اس منڈی کا ایک سیدھا سا اصول ہے کہ جس کے ٹکڑوں پر پلہ جا رہا ہو، اس کے گریبان پر ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا۔ آج کا میڈیا ہاؤس اپنے بجٹ کے لیے جس طرح سرکار کا محتاج ہو چکا ہے، اس نے غیر جانبدار صحافت کے تصور کو ہی دفن کر دیا ہے۔ اس زوال کی انتہا یہ ہے کہ اب مختلف وزارتوں اور محکموں سے باقاعدہ تیار شدہ خبریں اور مسودے براہ راست ڈیسک پر بھیجے جاتے ہیں۔ میڈیا ہاؤسز انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ ان سرکاری پریس ریلیز کو ایکسکلوسیو اور بڑی بریکنگ نیوز کا لیبل لگا کر عوام کے ذہنوں میں ٹھونس رہے ہیں۔ ناظرین اور قارئین کو یہ دھوکہ دیا جاتا ہے کہ میڈیا نے کوئی اندرونی خبر نکالی ہے، جبکہ وہ ایک سرکاری اشتہار کا حصہ ہوتی ہے۔ اقتدار کے اس گٹھ جوڑ کے ساتھ ساتھ صحافت کو کارپوریٹ مافیا نے بھی اپنے مضبوط شکنجے میں جکڑ لیا ہے۔ جب اخبارات اور ٹی وی چینلز کے مالک ہی ملک کے بڑے صنعت کار اور سرمایہ دار بن جائیں، تو خبر کا آزاد رہنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہ ایک سیدھا سا سوال ہے کہ جو سیٹھ خود بڑی کمپنیوں کا مالک ہو، کیا اس کا ٹی وی چینل کبھی اسی کی کمپنی کے گھپلوں، مزدوروں کے استحصال اور ماحولیاتی تباہی کی خبر نشر کرے گا؟

اس کارپوریٹ قبضے نے میڈیا کے اندر ایک خطرناک اور غیر اعلانیہ سنسر شپ نافذ کر دی ہے۔ اسپانسرز اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے مفادات کے خلاف ایک لفظ بھی لکھنا یا بولنا اب صحافتی خودکشی کے مترادف ہے۔ ماضی میں خبر اور اشتہار کے درمیان جو ایک مقدس اور واضح لکیر کھینچی گئی تھی، وہ اب مکمل طور پر مٹ چکی ہے اور سارا زور صرف منافع کمانے پر مرکوز ہے۔ اس کارپوریٹ اور حکومتی گٹھ جوڑ کا سب سے بڑا نقصان عام آدمی کو ہوا ہے۔ آج کے میڈیا کی ترجیحات میں غریب کی مہنگائی، نوجوانوں کی بے روزگاری، کسانوں کی خودکشیاں اور اسپتالوں کی تباہ حالی سرے سے شامل ہی نہیں۔ یہ تمام عوامی مسائل ان پی آر ڈیسک کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتے، کیونکہ ان خبروں سے نہ تو ریٹنگ ملتی ہے اور نہ ہی ایوانِ اقتدار میں بیٹھے حکمرانوں اور سیٹھوں کو خوش کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں وہ دور اچھی طرح یاد ہے جب ایک چھوٹی سی تحقیقی خبر پر حکومتیں ہل جایا کرتی تھیں اور بڑے بڑے طاقتور وزیروں کو اپنے عہدوں سے استعفے دینے پڑتے تھے۔ صحافی کی دیانت اور اس کی کھوج کا ایک رعب ہوتا تھا جو بدعنوان عناصر کی نیندیں اڑا دیتا تھا۔ آج اس تحقیقاتی صحافت کو بڑی خاموشی اور مہارت کے ساتھ قبر میں اتارا جا چکا ہے، اور اس کی جگہ ایک کھوکھلے شور نے لے لی ہے۔ حقائق جاننے کے لیے زمینی صورتحال کا جائزہ لینے کے بجائے، اب سارا زور اسٹوڈیوز کے اندر بیٹھ کر تماشا لگانے پر ہے۔ چار مختلف خیالات کے لوگوں کو بلا کر انہیں آپس میں لڑوانا اور اس شور شرابے کو مکالمے کا نام دینا آج کی صحافت کا سب سے سستا اور بھونڈا ڈرامہ بن چکا ہے۔ اسکرین پر ہونے والی یہ روزانہ کی چیخ و پکار دراصل اصل مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کا ایک منظم ہتھیار ہے۔ اس مایوس کن صورتحال میں اگر کوئی امید باقی ہے تو وہ ان گنتی کے چند مقامی اور زمینی صحافیوں سے وابستہ ہے جو آج بھی سچ کی تلاش میں دربدر بھٹک رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اقتدار کی آنکھوں میں کھٹکتے ہیں اور جنہیں اپنے کڑوے سچ کی قیمت جھوٹے مقدمات، دھمکیوں اور جیل کی صورت میں چکانی پڑتی ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ اربوں روپے کا قومی میڈیا ان سچے قلم کاروں کے حق میں ایک لفظ بولنے کی جرات نہیں کرتا۔ جب جمہوریت کا چوتھا ستون کہلانے والا نگہبان خود چوروں کے ساتھ مل کر اقتدار کا پہرے دار بن جائے، تو اس معاشرے کا اخلاقی دیوالیہ نکلنا پتھر پر لکیر ہے۔ صحافت کا کام آئینہ دکھانا تھا، لیکن جب یہ آئینہ ہی دھندلا اور بکاؤ ہو جائے، تو قومیں اپنا راستہ بھول جایا کرتی ہیں۔ ہم ایک ایسے دور میں جی رہے ہیں جہاں سچ کو تلاش کرنا ایک عام شہری کے لیے جوئے شیر لانے کے مترادف ہو چکا ہے۔ اس سارے کھیل میں کسی حد تک ہم عوام بھی قصوروار ہیں، جنہیں اس سنسنی خیز اور جھوٹے پروپیگنڈے کی لت لگ چکی ہے۔ سچائی عموماً کڑوی، پھیکی اور پریشان کن ہوتی ہے، اس لیے ہم نے بھی روزمرہ کی بنیاد پر پیش کیا جانے والا یہ میٹھا اور رنگین جھوٹ قبول کر لیا ہے۔ ہماری یہ ذہنی پسماندگی اور سچ جاننے کی جستجو کا خاتمہ دراصل ان بکاؤ میڈیا ہاؤسز کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ آج جو لوگ کیمروں کے سامنے جھوٹ کا دفاع کر رہے ہیں اور جو قلم پریس ریلیز کو خبر بنا کر چھاپ رہے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ تاریخ سب کا بے رحم احتساب کرتی ہے۔

جب امتحان میں ''کاکروچ'' گھس آئے!

شرف الدین سید، بنگلور، 9342522346

کسی ملک کے تعلیمی نظام کی حالت جاننی ہو تو اس کے امتحانات کو دیکھ لیجیے۔ اگر سوالیہ پرچہ محفوظ ہو، امتحان شفاف ہو اور طالب علم کو اپنی محنت پر بھروسہ ہو تو سمجھ لیجیے کہ نظام ابھی سلامت ہے۔ لیکن اگر سوالیہ پرچہ امتحان سے پہلے ہی باہر نکل جائے، لاکھوں طلبہ کی محنت مشکوک ہو جائے اور پھر احتجاج کرنے والے طلبہ ہی کٹہرے میں کھڑے کر دیے جائیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ اصل سوال کچھ اور ہے! آج کل ملک میں امتحانی بے ضابطگیوں اور سوالیہ پرچوں کے مبینہ افشا کے خلاف نوجوانوں میں غصہ ہے۔ ان کا مطالبہ کوئی بہت پیچیدہ نہیں۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ امتحانات شفاف ہوں، سوالیہ پرچے محفوظ ہوں اور اگر کہیں بدعنوانی ہوئی ہے تو ذمہ داروں کا تعین کیا جائے۔ مگر ہمارے ہاں مسئلہ حل کرنے سے پہلے مسئلے کے پیچھے ''سازش'' تلاش کرنے کا رواج کچھ زیادہ ہی بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ طلبہ سڑک پر نکلیں تو فوراً ''ٹول کٹ'' سامنے آ جاتی ہے، کوئی ''غیر ملکی طاقت'' تلاش کرنے لگتا ہے اور کوئی اسے ''ملک دشمنی'' کا نام دے دیتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر کسی طالب علم نے برسوں محنت کر کے امتحان کی تیاری کی، دن رات کتابوں میں سر کھپایا، والدین نے اپنی استطاعت کے مطابق اس کی تعلیم پر خرچ کیا اور پھر امتحان کے بعد اسے معلوم ہو کہ سوالیہ پرچہ پہلے ہی کسی کے ہاتھ پہنچ چکا تھا، تو وہ کیا کرے؟ خوشی سے تالیاں بجائے؟ یا یہ کہے کہ ''چلیے، اگلی بار قسمت آزمائیں گے!'' یہ بھی عجیب منطق ہے کہ امتحانی بدعنوانی کے خلاف آواز اٹھانے والوں سے پوچھا جائے کہ آپ احتجاج کیوں کر رہے ہیں؟ بھئی، اگر گھر میں چوری ہو جائے تو چور سے سوال ہونا چاہیے یا گھر کے مالک سے کہ آپ نے شور کیوں مچایا؟ لاکھوں طلبہ اور ان کے والدین کے دل میں سب سے پہلے یہ یقین پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ ان کی محنت محفوظ ہے۔ انہیں یہ اعتماد چاہیے کہ جس طالب علم نے ایمانداری سے امتحان دیا ہے، اس کا مقابلہ کسی ایسے شخص سے نہیں ہوگا جس کے پاس سوالیہ پرچہ پہلے سے موجود ہو۔ وزیرِ تعلیم استعفیٰ دیں یا نہ دیں، وزیرِ اعظم بیان دیں یا نہ دیں، لیکن حکومت کی طرف سے ایک واضح اور سنجیدہ یقین دہانی ضرور ہونی چاہیے کہ آئندہ کسی بچے کی محنت کسی سوالیہ پرچے کی قیمت پر فروخت نہیں ہوگی۔ وزیرِ اعظم جب ''پریشانیوں پر بات'' کرتے ہوئے طلبہ سے براہ راست گفتگو کرتے ہیں، ان کے امتحانی دباؤ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، تو پھر یہی توقع بھی کی جا سکتی ہے کہ جب لاکھوں طلبہ کے مستقبل سے متعلق کوئی بڑا مسئلہ سامنے آئے تو ان کی آواز بھی سنی جائے۔ ایک حوصلہ دینے والا جملہ شاید امتحانی نظام کو فوراً درست نہ کر دے، مگر پریشان طالب علم کو یہ احساس ضرور دلاتا ہے کہ حکومت اس کی فکر سے بے خبر نہیں۔ یہاں ایک اور بات بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ سوالیہ پرچہ خریدنے والا طالب علم یا والدین یقیناً غلطی کے مرتکب ہیں اور قانون کو اپنا کام کرنا چاہیے۔ لیکن صرف خریداروں کو موردِ الزام ٹھہرا کر اصل نظامی خرابی سے آنکھیں نہیں چرائی جا سکتیں۔ اگر کسی حساس امتحان کا سوالیہ پرچہ تیار ہونے سے لے کر امتحانی مرکز تک پہنچنے کے پورے عمل میں کہیں نہ کہیں کمزوری ہے تو اس کمزوری کو دور کرنا حکومت اور متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے۔ آخر حکومت اسی لیے تو ہوتی ہے کہ وہ نظام بنائے، نگرانی کرے اور غلطی کرنے والوں کو روکے۔ اگر ہر شہری سے کہا جائے کہ آپ خود ایماندار بن جائیں، آپ خود قانون کی پابندی کریں، آپ خود کسی بدعنوانی کا حصہ نہ بنیں، تو پھر حکومت اور اداروں کی ضرورت ہی کیا رہ جائے گی؟ اس لیے سوالیہ پرچوں کی حفاظت کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، امتحانی نظام کی مکمل نگرانی، ذمہ دار اہلکاروں کا تعین، بدعنوانی میں ملوث افراد کے خلاف فوری کارروائی اور کوچنگ مراکز کی مناسب نگرانی جیسے اقدامات ضروری ہیں۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں یہ سوچنا بھی ہوگا کہ کیا پرانے طریقوں سے امتحانات کا انتظام ہمیشہ محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟ اگر ٹیکنالوجی کا استعمال بینکوں، خلائی تحقیق اور حساس سرکاری معاملات میں ہو سکتا ہے تو امتحانات میں کیوں نہیں؟ اور ہاں، اگر کوئی واقعی ''کاکروچ'' ہے تو اسے تلاش کرنا حکومت کا کام ہے۔ لیکن ہر احتجاج کرنے والے طالب علم کو کاکروچ سمجھ لینا مسئلے کا حل نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نوجوانوں کا ہر احتجاج کسی سیاسی جماعت کا منصوبہ نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی نوجوان صرف اس لیے سڑک پر آتے ہیں کہ انہیں اپنے مستقبل کی فکر ہوتی ہے۔ ہر آواز کے پیچھے ''ٹول کٹ'' تلاش کرنے کے بجائے کبھی یہ بھی دیکھ لینا چاہیے کہ آواز اٹھانے والا آخر کہنا کیا چاہتا ہے۔ تعلیم کا معاملہ سیاست، مذہب، ذات اور نظریاتی اختلافات سے کہیں بڑا ہے۔ آج جو بچہ امتحان دے رہا ہے، کل وہی ملک کا ڈاکٹر، انجینئر، استاد، افسر، سائنس دان یا محقق بنے گا۔ اس کے ہاتھ میں کتاب ہونی چاہیے، احتجاج کا بینر نہیں۔ اسے نظام پر اعتماد ہونا چاہیے، نظام سے خوف نہیں۔ حکومت اگر واقعی چاہتی ہے کہ احتجاج ختم ہوں تو نسخہ بہت آسان ہے: سوالیہ پرچے محفوظ کریں، امتحانات شفاف بنائیں، ذمہ داروں کا تعین کریں، قصورواروں کو سزا دیں اور طلبہ کی بات سنیں۔ کیونکہ احتجاج کو دبانے سے سوال ختم نہیں ہوتے۔ کبھی کبھی ایک سوال کو دبانے کی کوشش میں پورا معاشرہ نئے سوالات پوچھنے لگتا ہے۔ اور آخر میں، اگر کوئی واقعی ''کاکروچ'' ہے تو اسے پکڑیے، ضرور پکڑیے۔ لیکن خدارا یہ بھی دیکھیے کہ کاکروچ گھر میں داخل ہوا کیسے؟ کیونکہ ہر بار کاکروچ کو الزام دینے سے گھر صاف نہیں ہوتا، کبھی کبھی دروازہ بھی ٹھیک کرنا پڑتا ہے!!!

☆☆☆☆☆

آئینہ خانہ:

از: سید رشید اللہ حسینی، اطہر کلیم احمد

جین-زی کا انسٹاگرام انقلاب اور 'نیشنل ٹیکسٹنگ ایجنسی'

ہماری سیاست میں استعفے کا مطلب اپنی ناکامی یا غلطی ماننا بالکل نہیں ہوتا، بلکہ اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ''دیکھو، میں اتنا نیک اور پارسا ہوں کہ مجھ سے تمہارے بچوں کی یہ پڑھائی لکھائی اور فضول قسم کی محنت برداشت نہیں ہو رہی۔'' دھرمیندر پردھان جی کا حالیہ استعفیٰ بھی دراصل سیاسی تاریخ کی وہ عظیم الشان قربانی ہے جسے پڑھ کر شاید سقراط بھی زہر کا پیالہ پینے کے بجائے اپنا استعفیٰ ٹائپ کرنے بیٹھ جاتا۔ پردھان جی کا استعفیٰ نامہ غور سے پڑھیں تو لگتا ہے وہ وزیرِ تعلیم نہیں، بلکہ ہمدردی اور جذبات کا کوئی چلتا پھرتا ڈسپنسر ہیں۔ ان کا فرمانا ہے کہ انہوں نے استعفیٰ اس لیے دیا تاکہ ''ملک دشمن طاقتیں'' اس صورتحال کا فائدہ نہ اٹھائیں۔ یعنی وہ پیپر مافیا جو پرچے بیچ کر کروڑوں کما گیا، وہ تو سچا محبِ وطن تھا، اصل ملک دشمن تو وہ نالائق طلبہ ہیں جو سال بھر کتابوں میں سر دے کر پڑھنے کے بعد اب امتحان میں پاس ہونے کی غیر آئینی ڈیمانڈ کر رہے تھے! حکومت نے کتنی شاندار ''ہوم ڈیلیوری ایجوکیشن اسکیم'' نکالی تھی کہ بچارے طلبہ کو امتحانی مرکز جانے کی زحمت ہی نہ کرنی پڑے اور پرچہ رات کو ہی واٹس ایپ پر نازل ہو جائے، مگر کیا کریں، اس ملک میں اچھی اور تیز سروس کی کسی کو قدر ہی نہیں۔ ادھر کانگریس اور اپوزیشن کا حال اس مرغے جیسا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ سورج اسی کی اذان سے نکلتا ہے۔ جیسے ہی وزیرِ موصوف نے استعفے کا لولی پاپ عوام کی طرف اچھالا، کانگریس نے فوراً لپک کر اسے ہندوستان کے ''جین-زی'' (Gen-Z) اور راہل گاندھی کا لایا ہوا انقلاب قرار دے دیا۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ جس نئی نسل کو کل تک پب جی اور انسٹاگرام پر ریلز بنانے کے طعنے دیے جاتے تھے، آج ان کی لاٹھیوں سے سجی پیٹھ پر اپوزیشن اپنا سیاسی اسپاٹ لائٹ چمکا رہی ہے۔ جین-زی نے بھی ثابت کر دیا کہ وہ صرف سوشل میڈیا پر برانڈز کو ''کینسل'' نہیں کرتے، موڈ میں آئیں تو پوری کی پوری وزارت ہی کینسل کر دیتے ہیں۔ البتہ جنتر منتر پر دہلی پولیس نے طلبہ کو لاٹھیوں کا جو جدید اور خصوصی ''فزیکل ایجوکیشن پیکج'' فراہم کیا ہے، اس کے بعد شاید ہی کوئی طالب علم اب ڈاکٹر بننے کا سوچے، اب سب ڈبلیو ڈبلیو ای کے اکھاڑے کی ہی تیاری کریں گے۔ پرکاش راج اور سوناکشی سنہا جیسی فلمی شخصیات کا ٹویٹر پر

ہمدردی جتانا تو اس پورے ٹریجڈی ڈرامے میں وہ آئٹم نمبر تھا جس کے بغیر کوئی بھی بالی ووڈ اسکرپٹ نامکمل رہتا ہے۔

اور اب آتے ہیں اس پوری کامیڈی فلم کے سب سے شاہکار اور سسپنس سے بھرپور کلائمکس پر۔ غصے سے بپھری ہوئی سرکار نے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (جسے اس کی خدمات کے پیشِ نظر اب 'نیشنل ٹیکسٹنگ ایجنسی' کہنا زیادہ مناسب ہے) کے ۴۷/ افسران کو راتوں رات فارغ کر دیا ہے۔ یقین جانیے، یہ ۴۷/ افراد سسٹم کے وہ خطرناک ترین ماسٹر مائنڈز ہوں گے جن کا اصل کام دفتر میں فوٹو کاپی مشین کا پلگ لگانا، ڈائریکٹر صاحب کی کرسی سیدھی کرنا اور کلرکوں کو چائے پلانا ہوگا۔ اصل مگرمچھ تو اب بھی اسی تالاب کے ٹھنڈے پانی میں مزے سے تیر رہے ہیں اور اگلے سال کے پیپرز کی بولی لگانے کا ٹینڈر تیار کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی حکومت نے یہ دھماکہ خیز اور ہنسنے پر مجبور کر دینے والا دعویٰ بھی کیا ہے کہ اگلے صرف ۳۰/ دن میں ایک ایسا ''لیک پروف'' نظام بنایا جائے گا کہ 'لیک مافیا' تو کیا، خود پرچہ بنانے والے کو بھی نہیں پتہ ہوگا کہ اس نے پرچے میں کیا سوالات ڈالے ہیں۔ جس ملک میں کروڑوں روپے کا نیا نویلا فلائی اوور پہلی بارش میں شرما کر زمین میں دھنس جاتا ہو، وہاں ۳۰/ دن میں ایسا فول پروف ڈیجیٹل نظام لانے کی بات پر تو خود ہالی ووڈ کی سائنس فکشن فلمیں بھی ٹینشن میں آ جائیں۔

ویسے اس ''لیک پروف'' نظام کا ایک نہایت آسان، سستا اور دیسی حل یہ بھی ہے کہ حکومت امتحانات لینے کی فرسودہ روایت ہی سرے سے ختم کر دے۔ نہ امتحان ہوگا، نہ پرچہ چھپے گا، اور نہ ہی لیک ہوگا۔۔۔ سیدھا ماسٹر اسٹروک! جب تک ایسا نہیں ہوتا، طلبہ کو چاہیے کہ قلم اور کتاب کے ساتھ ساتھ تھوڑا بہت جوڈو کراٹے بھی سیکھ لیں، کیا پتا کل کو پرچہ پاس کروانے کے لیے فاسٹ ٹریک عدالت کے جج کو بھی باکسنگ رنگ میں ہرانا پڑے۔ یہاں اصل المیہ یہ نہیں کہ پرچے لیک ہو رہے ہیں، بلکہ المیہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے نظامِ تعلیم کو ایک ایسی چھلنی بنا دیا ہے جس میں سوراخ بند کرنے کے بجائے ہم صرف چھلنی کا رنگ بدل کر خوش ہو جاتے ہیں۔ ایک وزیر کا استعفیٰ اور ۴۷/ افسران کی قربانی دراصل اس پرانے اور بوسیدہ تھرلر ڈرامے کا نیا سین ہے جس میں اصل ولن کبھی نہیں پکڑا جاتا، بس ہجوم کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے چند کمزور پیادوں کو سولی پر چڑھا دیا جاتا ہے۔ ہمارے اربابِ اختیار کا کمال وژن دیکھیے کہ وہ طلبہ کو صرف نصابی کتابوں کے رٹے تک محدود نہیں رکھنا چاہتے۔ ان کا ماننا ہے کہ آج کا طالب علم اگر صرف فزکس، کیمسٹری اور بائیولوجی ہی پڑھے گا تو عملی دنیا کی چالاکیوں کا مقابلہ کیسے کرے گا؟ اس لیے اسے 'پریکٹیکل لائف' کی ٹریننگ دینے کے لیے پہلے جنتر منتر پر پولیس کی لاٹھیاں کھانا سکھایا جاتا ہے، پھر تاریخ کی طویل ترین عدالتی پیشیوں کے ذریعے قانون کا سبق دیا جاتا ہے، اور آخر میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ اگر نظام آپ کے حق پر ڈاکہ ڈالے تو سڑکوں پر گلا کیسے پھاڑنا ہے۔ یہ وہ 'جامع اور عملی تعلیم' ہے، جو دنیا کی کوئی آکسفورڈ یا کیمبرج یونیورسٹی نہیں دے سکتی، یہ اعلیٰ ترین سہولت صرف ہمارے دیسی اور 'آتم نربھر' تعلیمی ماڈل میں ہی دستیاب ہے۔

قصہ مختصر، حکومت اور اپوزیشن کے درمیان جاری اس سیاسی دنگل میں اگر کوئی واقعی چاروں خانے چت گر رہا ہے، تو وہ ان لاکھوں نوجوانوں کا مستقبل ہے جو اس پرانی خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ محنت اور قابلیت سے کوئی بھی میدان مارا جا سکتا ہے۔ انہیں اب یہ کڑوا سچ نگل لینا چاہیے کہ ہمارے ہاں میڈیکل کی سیٹ قابلیت سے نہیں، بلکہ ''جگاڑ، سفارش اور استقامت'' کے سنہرے ٹرائینگل سے ملتی ہے۔ حکومت کے ۳۰/ روزہ 'لیک پروف' دعوے پر بس اتنی ہی امید رکھی جا سکتی ہے کہ شاید اگلی بار پرچہ واٹس ایپ کے بجائے کسی زیادہ جدید اور محفوظ ایپ پر لیک ہو، تاکہ ڈیجیٹل انڈیا کا بھرم بھی قائم رہے اور مافیا کا منافع بخش کاروبار بھی۔ اگر حالات یہی رہے تو حیرت نہیں ہوگی کہ حکومت بہت جلد عوام کی سہولت کے لیے ''پردھان منتری پیپر لیک بیمہ یوجنا'' جیسی کوئی شاندار اسکیم متعارف کروا دے، تاکہ پرچہ آؤٹ ہونے کی صورت میں کم از کم طلبہ کے امتحان کی فیس تو ''کلیم'' کی جا سکے۔ تب تک جین-زی کو چاہیے کہ وہ اپنے اسمارٹ فونز کو فل چارج رکھیں، کیونکہ کیا پتا نیا امتحانی نظام اتنا ڈیجیٹل ہو جائے کہ اگلا امتحان امتحانی مرکز میں نہیں، بلکہ سیدھا ٹویٹر کے کسی ٹرینڈنگ ہیش ٹیگ پر دینا پڑے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سائنس دانوں کی خاموش ہجرت، اِسرو کی بے چینی اور ملک کے خلائی مستقبل کا امتحان

از: عبدالحلیم منصور

ہندوستان کی خلائی کامیابیوں کا ذکر ہوتے ہی ذہن میں چندریان، منگلیان، آدتیہ-ایل ون اور آئندہ انسانی خلائی مشن ''گگنیان'' کی تصویریں ابھرتی ہیں۔ لیکن ان تمام کامیابیوں کی اصل بنیاد نہ راکٹ ہیں، نہ لانچ پیڈ اور نہ جدید تجربہ گاہیں، بلکہ وہ ہزاروں سائنس دان، انجینئر اور تکنیکی ماہرین ہیں جنہوں نے نصف صدی سے زیادہ عرصے میں محدود وسائل کے باوجود ہندوستان کو دنیا کی ممتاز خلائی طاقتوں میں شامل کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب اِسرو (ISRO) سے تجربہ کار سائنس دانوں کے مسلسل استعفوں اور حکومت کی جانب سے رضاکارانہ ریٹائرمنٹ اور استعفوں کے قواعد سخت کیے جانے کی خبریں سامنے آئیں تو اس نے محض ایک انتظامی فیصلے سے بڑھ کر قومی پالیسی، سائنسی ماحول اور مستقبل کے خلائی پروگرام پر سنجیدہ سوالات کھڑے کر دیے۔ جولائی 2026 میں محکمۂ خلاء کی جانب سے جاری ہونے والی ہدایات کے مطابق گگنیان اور دیگر قومی اہمیت کے حامل منصوبوں سے وابستہ سائنس دانوں اور تکنیکی ماہرین کے رضاکارانہ ریٹائرمنٹ یا استعفوں کو معمول کے مطابق فوری طور پر منظور نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ سرکاری مؤقف یہ ہے کہ ایسے ماہرین کی اچانک رخصتی سے قومی منصوبے متاثر ہو سکتے ہیں، لیکن یہ فیصلہ ایک بنیادی سوال بھی اٹھاتا ہے کہ اگر کسی ادارے کو اپنے بہترین دماغوں کو برقرار رکھنے کے لیے قواعد مزید سخت کرنے پڑیں تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ مسئلہ محض افراد کا نہیں بلکہ ادارہ جاتی ماحول کا بھی ہے؟ گزشتہ چند ماہ کے دوران مختلف ذرائع ابلاغ میں یہ اطلاعات سامنے آئیں کہ اسرو کے مختلف مراکز سے سو سے زائد سائنس دان اور تکنیکی ماہرین مستعفی ہوئے ہیں۔ اگرچہ ان اعداد و شمار پر سرکاری سطح پر مکمل وضاحت سامنے نہیں آئی، تاہم حکومت کی جانب سے قواعد میں اچانک سختی اس امر کی نشاندہی ضرور کرتی ہے کہ اعلیٰ تربیت یافتہ انسانی وسائل کا انخلا ایک حقیقی تشویش بن چکا ہے۔ قومی اداروں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ نہ صرف اپنی کامیابیوں بلکہ اپنے چیلنجوں کے بارے میں بھی شفاف انداز میں بات کریں، کیونکہ اعتماد کی بنیاد صرف کامیابی نہیں بلکہ جواب دہی بھی ہوتی ہے۔ یہ مسئلہ صرف اِسرو تک محدود نہیں بلکہ پوری دنیا میں سائنسی ادارے بہترین ذہنوں کو برقرار رکھنے کے چیلنج سے دوچار ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک نے اس چیلنج کو پابندیوں سے نہیں بلکہ بہتر تحقیقی ماحول، مسابقتی تنخواہوں، تیز رفتار ترقی، عالمی اشتراک اور پیشہ ورانہ آزادی کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں سائنس دان کسی ادارے سے وابستگی کو محض ملازمت نہیں بلکہ ایک علمی سفر سمجھتے ہیں۔ ہندوستان میں صورتِ حال اس وقت مزید تبدیل ہوئی جب 2020 میں خلائی شعبے کو نجی سرمایہ کاری کے لیے کھول دیا گیا۔ بعد ازاں ہندوستانی خلائی پالیسی 2023، IN-SPACe کی فعالیت اور نجی خلائی کمپنیوں کی تیز رفتار ترقی نے اس شعبے میں ایک نئی مسابقت پیدا کر دی۔ آج اسکائی روٹ ایرو اسپیس، اگنی کُل کاسموس، پکسل، دِگنترا اور دیگر کمپنیاں عالمی سرمایہ کاروں کی توجہ حاصل کر رہی ہیں۔ یہ کمپنیاں نہ صرف جدید ٹیکنالوجی پر کام کر رہی ہیں بلکہ تجربہ کار سائنس دانوں کو بہتر معاوضہ، جدید سہولتیں، تیز تر ترقی اور نسبتاً زیادہ تحقیقی آزادی بھی فراہم کر رہی ہیں۔ ایسے ماحول میں اگر اِسرو کے تربیت یافتہ ماہرین نجی شعبے کا رخ کرتے ہیں تو اسے محض ذاتی مفاد یا ادارے سے بے وفائی قرار دینا حقیقت سے چشم پوشی ہوگی۔ اصل سوال یہ نہیں کہ سائنس دان کیوں جا رہے ہیں، بلکہ یہ ہے کہ انہیں رکنے کی وجہ کیوں نہیں مل رہی؟ ایک تجربہ کار خلائی سائنس دان کی تیاری میں برسوں لگتے ہیں۔ وہ صرف نصابی تعلیم کا حاصل نہیں ہوتا بلکہ درجنوں تجربات، ناکامیوں، کامیاب لانچوں، حساس منصوبوں اور عملی تربیت کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اس لیے جب ایک سینئر سائنس دان ادارہ چھوڑتا ہے تو اس کے ساتھ صرف ایک فرد نہیں جاتا بلکہ برسوں کا تجربہ، ادارہ جاتی حافظہ اور نئی نسل کی رہنمائی کا ایک اہم ذریعہ بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ یہاں حکومت کی ذمہ داری بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی اِسرو کی۔ اگر حکومت نجی خلائی صنعت کو فروغ دینا چاہتی ہے، جو یقیناً وقت کی ضرورت ہے، تو اسی کے ساتھ قومی تحقیقی اداروں کو بھی اتنا مضبوط بنانا ہوگا کہ وہ عالمی مسابقت میں اپنی کشش برقرار رکھ سکیں۔ ایک طرف نجی صنعت کے لیے مواقع پیدا کرنا اور دوسری طرف سرکاری اداروں کو روایتی ڈھانچے میں چھوڑ دینا مستقبل میں مزید مسائل کو جنم دے سکتا ہے۔

اس پورے معاملے میں ایک پہلو اور بھی قابلِ غور ہے۔ اِسرو کی تاریخ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ اس ادارے کی سب سے بڑی طاقت اس کی خودمختاری، سادہ انتظامی ڈھانچہ اور تحقیق پر مرکوز ثقافت رہی ہے۔ ڈاکٹر وکرم سارا بھائی نے جس ادارے کی بنیاد رکھی، پروفیسر ستیش دھون نے اسے استحکام دیا اور ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام سمیت متعدد سائنس دانوں نے اسے عالمی وقار عطا کیا۔ ان تمام شخصیات کی کامیابی کا راز صرف سائنسی قابلیت نہیں بلکہ ایسا ادارہ جاتی ماحول تھا جہاں صلاحیت کو پروان چڑھنے کا موقع ملا۔ یہی روایت آئندہ بھی برقرار رکھنا ناگزیر ہے۔ ایک قابل سائنس دان برسوں کی محنت سے تیار ہوتا ہے، لیکن اگر وہ ادارہ چھوڑ دے تو اس کی جگہ پر صرف نئی بھرتی کر دینا کافی نہیں ہوتا۔ انسانی سرمایہ کسی بھی تحقیقی ادارے کا سب سے قیمتی اثاثہ ہوتا ہے، اور اس کا نعم البدل فوری طور پر پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں یہ سوال بھی اہم ہے کہ کیا صرف قواعد سخت کر دینے سے ذہین افراد کو روکا جا سکتا ہے؟ دنیا کا تجربہ اس سوال کا جواب نفی میں دیتا ہے۔ امریکہ کے ناسا، یورپی خلائی ایجنسی (ESA)، جاپان کی جاکسا (JAXA) اور دیگر سائنسی اداروں نے نجی صنعت کو اپنا حریف نہیں بلکہ شراکت دار بنایا۔ ان اداروں نے یہ حقیقت تسلیم کی کہ سائنس دانوں کو قید نہیں کیا جا سکتا، البتہ انہیں ایسا تحقیقی ماحول ضرور فراہم کیا جا سکتا ہے جہاں وہ اپنی صلاحیتوں کا بہترین اظہار کر سکیں۔ اسی لیے وہاں تحقیق کی آزادی، شفاف ترقی، بین الاقوامی تعاون، جدید تجربہ گاہیں اور کارکردگی کے مطابق مراعات کو ادارہ جاتی پالیسی کا حصہ بنایا گیا۔ ہندوستان کے لیے بھی یہی راستہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ خلائی شعبے کی نجکاری کو مسئلے کی جڑ قرار دینا درست نہیں، کیونکہ نجی سرمایہ کاری نے نئی ٹیکنالوجی، روزگار، اختراع اور عالمی سرمایہ کو بھی متوجہ کیا ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا اس نئی خلائی معیشت کے ساتھ سرکاری اداروں کی از سرِ نو تنظیم بھی کی گئی؟ اگر نجی کمپنیاں عالمی معیار کے مطابق مواقع فراہم کر رہی ہیں تو اِسرو کو بھی اپنے انسانی وسائل کی پالیسی، ترقی کے نظام، تحقیقی آزادی اور ادارہ جاتی ڈھانچے کا از سرِ نو جائزہ لینا ہوگا۔ اس موقع پر ایک اور حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان اس وقت مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز، کوانٹم کمپیوٹنگ، دفاعی ٹیکنالوجی اور خلائی معیشت میں عالمی کردار ادا کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ ان تمام شعبوں کی مشترکہ بنیاد اعلیٰ انسانی سرمایہ ہے۔ اگر بہترین سائنس دان اور انجینئر سرکاری تحقیقی اداروں سے بتدریج دور ہوتے گئے تو اس کے اثرات صرف خلائی پروگرام تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ قومی تحقیق، دفاعی خود انحصاری، صنعتی ترقی اور ٹیکنالوجی کی عالمی مسابقت بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ اسی لیے حکومت کی حالیہ ہدایات کو ایک وقتی انتظامی قدم تو قرار دیا جا سکتا ہے، لیکن اسے مستقل حل نہیں کہا جا سکتا۔ مستقل حل ایک ایسی جامع قومی پالیسی میں پوشیدہ ہے جو تحقیق اور اختراع کو مرکزِ نگاہ بنائے۔ اِسرو جیسے اداروں میں عالمی معیار کے مطابق تنخواہیں، شفاف اور بروقت ترقی، نوجوان سائنس دانوں کی سرپرستی، بین الاقوامی تحقیقی اداروں کے ساتھ تبادلہ پروگرام، جدید تجربہ گاہوں کی توسیع، انتظامی پیچیدگیوں میں کمی اور میرٹ پر مبنی فیصلہ سازی جیسے اقدامات ناگزیر ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ ادارے کو اپنے افرادی وسائل سے متعلق درست اور بروقت معلومات عوام کے سامنے رکھنے کی روایت بھی مضبوط کرنی چاہیے تاکہ غیر یقینی اور افواہوں کی گنجائش کم ہو۔ یہ بات بھی پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ

اِسرو کی کامیابیاں کسی ایک حکومت، ایک جماعت یا ایک شخصیت کا کارنامہ نہیں بلکہ کئی دہائیوں کی مسلسل قومی سرمایہ کاری کا نتیجہ ہیں۔ وکرم سارا بھائی سے لے کر ستیش دھون، یو آر راؤ، اے پی جے عبدالکلام اور ہزاروں گمنام سائنس دانوں نے اس ادارے کو عالمی وقار بخشا۔ اسی لیے اس ادارے کے مستقبل کو بھی سیاسی بحث کا موضوع بنانے کے بجائے قومی ترجیح کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ اختلافِ رائے ہو سکتا ہے، لیکن اس پر اتفاق ہونا چاہیے کہ ہندوستان کی سائنسی طاقت کو مضبوط بنانا ہر حکومت اور ہر نسل کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ ادارے عمارتوں سے نہیں، انسانوں سے بنتے ہیں۔ راکٹ، سیٹلائٹ اور مشینیں خریدی جا سکتی ہیں، مگر تجربہ، بصیرت اور تخلیقی صلاحیت بازار میں دستیاب نہیں ہوتیں۔ ایک باصلاحیت سائنس دان کی تیاری میں برسوں لگتے ہیں، لیکن اس کے ادارہ چھوڑنے کا خلا چند مہینوں میں پُر نہیں کیا جا سکتا۔ آخرکار اصل سوال استعفوں کی تعداد کا نہیں بلکہ اس سوچ کا ہے جس کے ذریعے انہیں دیکھا جا رہا ہے۔ اگر مقصد صرف سائنس دانوں کو روکنا ہے تو پابندیاں شاید کچھ وقت کے لیے مؤثر ثابت ہوں، لیکن اگر مقصد ہندوستان کو ایک حقیقی علمی اور سائنسی طاقت بنانا ہے تو پھر پالیسی کا مرکز ''کنٹرول'' نہیں بلکہ ''اعتماد'' ہونا چاہیے۔ قومی ادارے اس وقت مضبوط ہوتے ہیں جب ان کے اہلکار خود کو بااختیار، باوقار اور بااعتماد محسوس کریں۔ اِسرو آج بھی ہندوستان کی سب سے معتبر سائنسی شناختوں میں سے ایک ہے۔ اس کی کامیابیاں قوم کے اعتماد کا سرمایہ ہیں، لیکن یہی اعتماد اس وقت مزید مستحکم ہوگا جب حکومت، ادارہ اور سائنسی برادری مل کر اس حقیقت کو تسلیم کریں کہ اکیسویں صدی کی سب سے بڑی دوڑ راکٹوں کی نہیں، بلکہ ذہانت، تحقیق اور انسانی صلاحیتوں کی ہے۔ جو قوم اپنے بہترین دماغوں کو سنبھالنا جانتی ہے، مستقبل بھی اسی کا ہوتا ہے۔

ٹی ای ٹی پرچہ لیک معاملہ: بھیونڈی پولیس کو بڑی کامیابی

ماسٹر مائنڈ سمیت دو ملزمین بہار سے گرفتار، 30 جولائی تک پولیس کسٹڈی

بھیونڈی: ۲۵؍ جولائی (شارف انصاری):- مہاراشٹر ٹیچر اہلیت امتحان (TET) کے سوالیہ پرچہ لیک معاملہ میں بھیونڈی پولیس کو ایک اہم کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ تقریباً ایک ماہ سے مفرور اس سنسنی خیز معاملہ کے مبینہ ماسٹر مائنڈ بجیندر کمار بالیشور ساہ (43) اور اس کے قریبی ساتھی اندرجیت وجے کمار سنگھ عرف پیکو (30) کو بہار کے پٹنہ شہر سے گرفتار کر لیا گیا۔ دونوں ملزمین کو ہفتہ کے روز بھیونڈی ضلع و ایڈیشنل سیشن عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں عدالت نے انہیں 30 جولائی تک پولیس کسٹڈی میں بھیجنے کے احکامات صادر کیے۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس ڈاکٹر پون بنسوڈ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ کونگاؤں پولیس اسٹیشن میں درج اس مقدمہ کا اصل ملزم بجیندر کمار واردات کے بعد مسلسل روپوش تھا۔ اس کی گرفتاری کے لیے تھانے پولیس کمشنریٹ کی خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی تھی۔ تکنیکی شواہد، موبائل لوکیشن، خفیہ اطلاعات اور مختلف ریاستوں کی پولیس کے باہمی تعاون سے پٹنہ میں منصوبہ بند کارروائی انجام دے کر دونوں ملزمین کو گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ گرفتار ملزمین کو ہوائی راستے سے مہاراشٹر منتقل کیا گیا اور بعد ازاں بھیونڈی ضلع و ایڈیشنل سیشن عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں معزز عدالت نے مقدمہ کی سنگینی کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں 30 جولائی تک پولیس تحویل میں دینے کا حکم صادر کیا۔ ڈاکٹر پون بنسوڈ کے مطابق ابتدائی تحقیقات سے انکشاف ہوا ہے کہ بجیندر کمار بالیشور ساہ اور اندرجیت سنگھ نے اس مقدمہ میں پہلے سے گرفتار ملزمین دھیرج، آکاش اور راجیو شاہ کے ساتھ مل کر ٹی ای ٹی امتحان کا سوالیہ پرچہ لیک کرنے کی سازش رچی تھی اور اس پورے ریکیٹ میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ اس تازہ گرفتاری کے بعد اس مقدمہ میں گرفتار ملزمین کی تعداد بڑھ کر 14 ہوگئی ہے۔ واضح رہے کہ سوالیہ پرچہ لیک ہونے کی تصدیق کے بعد 28 جون کو منعقد ہونے والا مہاراشٹر ٹیچر اہلیت امتحان فوری طور پر ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اس واقعہ نے ریاست کے امتحانی نظام کی سلامتی، رازداری اور شفافیت پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے تھے۔ پولیس اب اس پہلو سے بھی تحقیقات کر رہی ہے کہ لیک شدہ سوالیہ پرچہ کن افراد تک پہنچایا گیا، اس کے عوض کتنی مالی لین دین ہوئی اور اس منظم ریکیٹ میں مزید کون کون افراد شامل ہیں۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ مرکزی ملزم کی گرفتاری کے بعد تحقیقات کو نئی سمت ملی ہے اور آنے والے دنوں میں مزید اہم انکشافات کی توقع ہے۔ ملزمین کے وکیل ایڈووکیٹ شیلیش گائیکواڑ نے بتایا کہ عدالت نے دونوں ملزمین کو 30 جولائی تک پولیس کسٹڈی میں بھیج دیا ہے۔ ان کے مطابق دفاعی فریق قانونی تقاضوں کے مطابق عدالت کے روبرو اپنا موقف پیش کرے گا، جبکہ پولیس کو ابتدائی طور پر پانچ روزہ کسٹڈی منظور کی گئی ہے۔

اکولہ، سید محسن اردو ہائی اسکول میں شجرکاری

اکولہ: ۲۵؍ جولائی (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) ینگ مسلم ایجوکیشن اینڈ سوشل ویلفیئر سوسائٹی، پاتور کے زیرِ انتظام سید محسن اردو ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، شیونی میں اسکول کے احاطے میں شجرکاری مہم کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت ادارے کے سکریٹری سید اکبر عبداللہ نے فرمائی۔ پروگرام کا آغاز اسکول کے ہیڈ ماسٹر سید محیب اقبال نے استقبالیہ کلمات سے کیا۔ اس موقع پر معاون استاد عاصم الدین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ماحولیات کا تحفظ ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایکو کلب کے ذریعے منعقد کیے جانے والے مختلف پروگرام طلبہ میں ماحول دوست طرزِ زندگی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "سرسبز اسکول، صاف ستھرا اسکول" کے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے آئندہ بھی مختلف ماحولیاتی سرگرمیاں جاری رکھی جائیں گی۔ اس موقع پر شورمرکز کی نومنتخب مرکز انچارج شروتی پھالے میڈم کا اسکول میں خیر مقدم کیا گیا۔ بعد ازاں ادارے کے سکریٹری سید اکبر عبداللہ، کشور جی وانکھڈے اور اکولہ میونسپل کارپوریشن کے کونسلر شیخ شمس القمر شیخ صابر کے ہاتھوں شجرکاری کی گئی۔ اپنے صدارتی خطاب میں سید اکبر عبداللہ نے طلبہ کو شجرکاری کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ درخت لگانے سے آلودگی میں کمی آتی ہے، ماحول کا توازن برقرار رہتا ہے اور درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرکے آکسیجن پیدا کرتے ہیں، جو انسانی زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ گاؤں کے معزز شہری، والدین اور دیگر مہمانانِ گرامی بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت محمد انوارالدین نے انجام دی، جبکہ اظہارِ تشکر شمشیر خان نے پیش کیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں ہیڈ ماسٹر سید محیب اقبال، عاصم الدین، اکرام الدین، شمشیر خان، محمد زاہد، محمد انوارالدین، خان عظمت اللہ، اسد خان، قاضی معین الدین، محمد فاروق، عبدالشکور اور سید وسیم نے خصوصی تعاون اور محنت کی۔

ریاستی حکومت کا مراٹھی زبان کے متعلق خوش آئند فیصلہ، مگر اردو بھی ہے قطار میں

اردو بھی عوامی زبان ہے، اسے صرف وعدوں کی نہیں بلکہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے

(۲۵؍ جولائی: عقیل خان بیاولی، جلگاؤں): ریاست مہاراشٹر کی حکومت کی جانب سے مراٹھی زبان کے فروغ، تحفظ اور ترویج کے لیے الگ محکمہ قائم کرنے کا فیصلہ کا اعلان مراٹھی زبان و وزیرِ صنعت ادئے ساونت نے حال ہی میں اورنگ شہر میں منعقدہ انتظامی افسران و مراٹھی شعراء ادباء سے مخاطب ہوتے ہوئے کیا کہ شہر میں ایک نئے باب کا اضافہ ہندو ہردے سمراٹ بالا صاحب ٹھاکرے مراٹھی مرکز کی صورت میں ہونے جا رہا ہے اسی طرح سے ہر ضلع کلکٹر آفس میں مراٹھی زبان مرکز قائم کیا جائے گا جس کے تحت مراٹھی زبان و ادب کی ترویج و اشاعت بقاء کے کام کئے جائے گے وزیر موصوف نے اپنے خطاب میں کہا کہ مراٹھی صرف زبان نہیں ایک تہذیب ہے اور اس کا تحفظ ہونا چاہیے۔ یقیناً قابل ستائش اور خوش آئند اقدام ہے۔ زبان کسی بھی قوم، ریاست اور تہذیب کی شناخت ہوتی ہے۔ اپنی مادری زبان کی حفاظت اور اس کی ترقی ہر حکومت کی آئینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ مراٹھی زبان کے لیے خصوصی فنڈ، الگ دفتر، تحقیقی سرگرمیوں اور ادبی منصوبوں کا اعلان اس حقیقت کا مظہر ہے کہ حکومت زبان و ثقافت کی اہمیت سے بخوبی واقف ہے۔ لیکن اسی مہاراشٹر کی سرزمین پر لاکھوں افراد کی زبان، یعنی اردو بھی اپنی بقا اور ترقی کی منتظر ہے۔ اردو اس ریاست میں کسی بیرونی زبان کا نام نہیں بلکہ صدیوں سے یہاں کی تہذیب، ادب، صحافت، تعلیم اور سماجی ہم آہنگی کا حصہ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو کو بھی وہی سرکاری توجہ اور عملی سرپرستی ملنی چاہیے جس کی وہ آئینی طور پر مستحق ہے۔ اردو صرف ایک زبان نہیں بلکہ محبت، اخوت، تہذیب اور مشترکہ ثقافت کی علامت ہے۔ یہ وہ زبان ہے جس نے مذہب، ذات اور علاقائیت کی دیواروں کو توڑ کر انسانیت کا پیغام عام کیا۔ مہاراشٹر کے کئی اضلاع میں اردو بولنے، پڑھنے اور لکھنے والوں کی بڑی تعداد موجود ہے، لیکن افسوس کہ اردو زبان سے وابستہ ادارے، اسکول، اساتذہ اور طلبہ آج بھی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ سب سے سنگین مسئلہ اردو اسکولوں کی زبوں حالی ہے۔ ریاست کے کئی اردو میڈیم اسکول اساتذہ کی کمی، بنیادی سہولتوں کے فقدان، جدید تعلیمی وسائل کی عدم دستیابی اور انتظامی بے توجہی کا شکار ہیں۔ کہیں مستقل اساتذہ نہیں، کہیں عمارتیں خستہ حال ہیں، کہیں کمپیوٹر لیب اور سائنس لیب کا فقدان ہے اور کہیں طلبہ کو نصابی کتب بھی بروقت نہیں ملتیں۔ اگر حکومت واقعی زبانوں کی ترقی چاہتی ہے تو اردو اسکولوں کے ان مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنا ہوگا۔ اسی طرح اردو اکیڈمی، اردو گھروں اور ادبی مراکز کو بھی فعال بنانے کی ضرورت ہے۔ بیشتر مقامات پر اردو گھر تعمیر ہی نہیں ہو سکے جبکہ ان کی تعمیرات منظور ہے کچھ جگہوں پر تعمیر کے بعد مناسب استعمال سے محروم ہیں۔ جہاں اردو گھر موجود ہیں وہاں مستقل ادبی، تعلیمی اور ثقافتی سرگرمیوں کا انعقاد نظر آرہا ہے اسے مزید تقویت دے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر ضلع میں جدید سہولتوں سے آراستہ اردو گھر قائم ہوں، جہاں لائبریری، ڈیجیٹل ریڈنگ روم، سیمینار ہال، تربیتی ورکشاپس، مشاعرے، ادبی نشستیں، صحافیوں کو سہولیات اور نوجوانوں کے لیے زبان و ادب کی سرگرمیاں باقاعدگی سے منعقد ہوں۔ اردو صحافت، اردو لائبریریوں، مترجمین، محققین اور ادیبوں کی حوصلہ افزائی بھی وقت کا اہم تقاضا ہے۔ اگر مراٹھی زبان کے فروغ کے لیے خصوصی بجٹ مختص کیا جا سکتا ہے تو اردو کے لیے بھی مساوی مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ آئین ہند کی روح کے مطابق تمام زبانوں کے ساتھ انصاف ہو سکے۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ نئی قومی تعلیمی پالیسی اور ڈیجیٹل دور میں زبانوں کے تحفظ کے لیے جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ ناگزیر ہے۔ اردو کے لیے ای-لائبریریاں، آن لائن کورسز، ڈیجیٹل مواد، اساتذہ کی تربیت اور نئی نسل کو روزگار سے جوڑنے والے تعلیمی منصوبے شروع کیے جائیں تاکہ اردو صرف ماضی کی یادگار نہ رہے بلکہ مستقبل کی زبان بھی بن سکے۔ مہاراشٹر حکومت نے مراٹھی زبان کے لیے جو مثبت قدم اٹھایا ہے، وہ قابل تقلید ہے، مگر انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ اردو سمیت دیگر زبانوں کو بھی مساوی اہمیت دی جائے۔ اردو اور دیگر زبانوں کے بولنے والے شہری بھی اسی ریاست کے وفادار باشندے ہیں، وہ بھی ٹیکس ادا کرتے ہیں، ریاست کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں، اس لیے ان کی زبان، ان کے تعلیمی اداروں اور ان کی ثقافتی شناخت کا تحفظ بھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اردو کو محض تقریروں اور وعدوں تک محدود نہ رکھے بلکہ اردو اسکولوں کے مسائل حل کرے، اردو گھروں کی تعمیر و فعالیت کو یقینی بنائے، اردو اکیڈمی کو مضبوط کرے، خالی اسامیوں کو پر کرے، جدید تعلیمی وسائل فراہم کرے اور اردو زبان کے فروغ کے لیے مستقل اور مؤثر پالیسی اختیار کرے۔ تبھی یہ کہا جا سکے گا کہ مہاراشٹر واقعی اپنی تمام زبانوں اور تمام شہریوں کے ساتھ مساوی سلوک کرنے والی ایک ترقی پسند ریاست ہے، جہاں مراٹھی کے ساتھ ساتھ اردو بھی عزت، وقار اور ترقی کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھ سکتی ہے۔

بھیونڈی میں 14 سالہ نابالغ لڑکی کے ساتھ مبینہ چھیڑ چھاڑ، دو ملزمان کے خلاف پوکسو ایکٹ کے تحت مقدمہ درج

بھیونڈی: ۲۵؍ جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی کے کھونی گاؤں میں ایک 14 سالہ نابالغ لڑکی کے ساتھ مبینہ طور پر نازیبا حرکت کیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ شکایت کی بنیاد پر پولیس نے دو ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرکے ان کی تلاش شروع کر دی ہے۔ پولیس کے مطابق شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ 11 جون 2026 کی شام سے 23 جولائی 2026 کی شام تک کھونی گاؤں میں پانی کی ٹنکی کے قریب واقع ایک مکان میں نابالغ لڑکی کے ساتھ مبینہ طور پر نازیبا اور قابل اعتراض حرکتیں کی گئیں۔ شکایت کے مطابق ملزم کو معلوم تھا کہ متاثرہ لڑکی نابالغ ہے، اس کے باوجود اس نے مبینہ طور پر اس کی مرضی کے خلاف اس کے ساتھ نامناسب حرکات کیں اور بار بار ایسا رویہ اختیار کیا۔ اس معاملے میں پولیس نے 46 سالہ چائے فروش اور 19 سالہ راجو عرف محمد غوث الورا ایوب انصاری کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعہ 74 اور پوکسو ایکٹ کی دفعات 8 اور 12 کے تحت مقدمہ درج کرکے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ اس کیس کی تفتیش خاتون پولیس سب انسپکٹر چیتالی جادھو کر رہی ہیں۔

اقوام قانونی پیشین گوئی کی تلاش کر رہی ہیں

نئی دہلی ۔25؍ جولائی ۔ ایم این این ۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعرات کو بڑھتے ہوئے جغرافیائی سیاسی اتار چڑھاؤ، سپلائی چین میں رکاوٹوں اور تیز رفتار تکنیکی تبدیلیوں کے خلاف عالمی تجارت کی حفاظت کے لیے ایک ہم آہنگ، قواعد پر مبنی قانونی ڈھانچہ پر زور دیا۔ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے بین الاقوامی تجارتی قانون کی 60 ویں سالگرہ کی یاد میں منعقدہ ایک بین الاقوامی کانفرنس میں افتتاحی خطاب کرتے ہوئے، جے شنکر نے اس بات پر زور دیا کہ آج کے بدلتے ہوئے عالمی منظر نامے میں، قومیں سب سے بڑھ کر قانونی پیشین گوئی کی تلاش کر رہی ہیں۔" آج کی دنیا بے مثال جغرافیائی عدم استحکام، تیز رفتار ٹیکنالوجی، انتشار، رسد کی غیر معمولی صورتحال کا مشاہدہ کر رہی ہے اور یہ پیشرفت اس بات پر اثر انداز ہو رہی ہے کہ کس طرح سامان، خدمات، سرمایہ اور ڈیٹا سرحدوں کے پار منتقل ہوتا ہے، جس سے کاروبار اور حکومتوں کو ایسے خطرات لاحق ہوتے ہیں جن کے لیے کوئی بھی ملک تنہائی میں لچک نہیں رکھ سکتا۔" بین الاقوامی تجارت کی ابھرتی ہوئی حرکیات سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ قانونی ترقی بدلتے ہوئے عالمی حقائق سے الگ نہیں رہ سکتی۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ معیاری قانونی ڈھانچہ سرحد پار بہاؤ کو نظامی غیر یقینی صورتحال کے درمیان قابل اعتماد طریقے سے آگے بڑھانے کے لیے اہم ہے۔ جے شنکر نے زور دے کر کہا،" قومیں صرف بنیادی ڈھانچہ اور کنیکٹیویٹی نہیں، بلکہ سب سے زیادہ قانونی پیش قیاسی کی تلاش کر رہی ہیں۔

بیرونِ ملک جائیداد دلانے کا جھانسہ دے کر خاتون سے 11.74 لاکھ روپے کی آن لائن ٹھگی

بھیونڈی: ۲۵؍ (شارف انصاری):- بھیونڈی میں سوشل میڈیا کے ذریعے ایک خاتون سے دوستی کر کے بیرونِ ملک موجود جائیداد اس کے نام کرنے کا لالچ دے کر 11 لاکھ 74 ہزار روپے کی آن لائن ٹھگی کیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ملزم نے خود کو بیرونِ ملک مقیم شخص بتایا اور مختلف بہانوں سے خاتون سے آن لائن رقم منگواتا رہا۔ رقم واپس نہ ملنے پر متاثرہ خاتون نے نارپولی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ پولیس کے مطابق کشیلی علاقے میں رہنے والی 53 سالہ بیوٹی پارلر چلانے والی خاتون کی شکایت پر نارپولی پولیس نے وشال چوپڑا نامی شخص کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم نے سوشل میڈیا اور واٹس ایپ کے ذریعے خاتون سے رابطہ کیا تھا۔ ملزم نے خاتون کو بتایا کہ وہ بیرونِ ملک رہتا ہے، وہاں اس کی ذاتی جائیداد ہے اور بھارت میں اس کا کوئی رشتہ دار نہیں، اس لیے وہ مستقل طور پر بھارت میں آ کر رہنا چاہتا ہے۔ اس نے خاتون سے مدد کی درخواست کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ وہ اپنی بیرونِ ملک موجود جائیداد اس کے نام کر دے گا۔ خاتون اس کی باتوں پر یقین کر کے مسلسل رابطے میں رہی۔ بعد میں ملزم نے بتایا کہ وہ دہلی ایئرپورٹ پہنچ گیا ہے لیکن پولیس نے اسے روک لیا ہے، اس لیے فوری مالی مدد کی ضرورت ہے۔ اس بہانے اس نے مختلف ذرائع سے خاتون سے آن لائن رقم منگوائی۔ پولیس کے مطابق خاتون سے مجموعی طور پر 11 لاکھ 74 ہزار روپے وصول کیے گئے، لیکن بعد میں نہ رقم واپس کی گئی اور نہ ہی جائیداد کے حوالے سے کوئی کارروائی ہوئی۔ خود کو دھوکہ دہی کا شکار محسوس ہونے پر خاتون نے پولیس میں شکایت درج کرائی۔ نارپولی پولیس نے ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعات 319(2)، 318(4) اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی دفعات 66(C) اور 66(D) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس ملزم کے موبائل نمبر، سوشل میڈیا اکاؤنٹس اور ان بینک کھاتوں کی جانچ کر رہی ہے جن میں رقم منتقل کی گئی۔ فی الحال ملزم گرفتار نہیں ہو سکا ہے۔ اس معاملے کی مزید تفتیش پولیس انسپکٹر آنند اپاٹل کر رہے ہیں۔

بھیونڈی کے فلائی اوور پر وزیراعظم نریندر مودی کا علامتی پتلا پھندے سے لٹکا ہوا ملا

بی جے پی کے مطالبے پر نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج

بھیونڈی: ۲۵؍ جولائی (شارف انصاری):- دہلی کے جنتر منتر احتجاج اور پارلیمنٹ مارچ کے دوران مظاہرین کے خلاف پولیس کارروائی کے بعد ملک بھر میں سیاسی ردِعمل دیکھنے کو مل رہا ہے۔ اسی سلسلے میں بھیونڈی کے ونجار پٹی ناکہ واقع ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام فلائی اوور پر وزیراعظم نریندر مودی کی تصویر والا ایک علامتی پتلا پھندے سے لٹکا ہوا ملنے کے واقعے نے شہر میں سیاسی ہلچل مچا دی ہے۔ بی جے پی کے احتجاج اور مطالبے کے بعد پولیس نے نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پولیس کے مطابق جمعرات کی دیر رات کچھ نامعلوم افراد نے ونجار پٹی ناکہ واقع ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام فلائی اوور پر وزیراعظم نریندر مودی کی تصویر والا ایک علامتی پتلا پھندے سے لٹکا دیا۔ اس واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد نظام پور پولیس فوری طور پر موقع پر پہنچی، پتلے کو ہٹا کر اپنی تحویل میں لے لیا اور معاملے کی جانچ شروع کر دی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی بھارتیہ جنتا پارٹی کے مقامی عہدیداروں میں شدید ناراضگی پھیل گئی۔ جمعہ کو بی جے پی کے شہر صدر روی ساونت اور گروپ لیڈر سنتوش شیٹی کی قیادت میں ایک وفد نے نظام پور پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر وشواس ڈگلے کو ایک تحریری یادداشت پیش کی۔ وفد نے مطالبہ کیا کہ اس حرکت میں ملوث افراد کی فوری شناخت کر کے ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ بی جے پی شہر ضلع صدر روی ساونت نے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر پولیس نے جلد کارروائی نہ کی تو پارٹی خود ذمہ دار افراد کا پتہ لگانے کی کوشش کرے گی۔ جبکہ گروپ لیڈر سنتوش شیٹی نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی اس طرح توہین کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی اور قصورواروں کو جلد از جلد گرفتار کیا جانا چاہیے۔ اس موقع پر بی جے پی کے کارپوریٹر پریش چوگھلے، خواتین صدر کلپنا شرما، شیام بھوئیر، پروین مشرا، وکاس بافنا، ماروتی دیشمکھ، سنتوشیلا جادھو، یشونتی بلوا، اکشتا موہیلی سمیت متعدد عہدیداران اور کارکنان موجود تھے۔ ادھر بی جے پی کے مطالبے پر پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہیتا (بی این ایس) کی متعلقہ دفعات کے تحت نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے اور ملزمان کی تلاش شروع کر دی ہے۔ یہ واقعہ اس وقت شہر بھر میں بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔

بھارت اور اسرائیل کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے پر مذاکرات میں اہم پیش رفت

نئی دہلی ۔25؍ جولائی ۔ ایم این این ۔ بھارت اور اسرائیل کے درمیان مجوزہ آزاد تجارتی معاہدے پر مذاکرات کے دوسرے دور میں اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ دونوں ممالک نے مذاکرات کو تعمیری قرار دیتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ایک متوازن، جامع اور باہمی مفاد پر مبنی معاہدے کو جلد حتمی شکل دی جائے گی۔ چار روزہ مذاکرات نئی دہلی کے ونجیہ بھون میں منعقد ہوئے، جہاں دونوں ممالک کے اعلیٰ حکام اور تکنیکی ماہرین نے تجارت اور اقتصادی تعاون کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی بات چیت کی۔ مذاکرات کے دوران تجارتِ اشیا، خدمات، قواعدِ ماخذ، حفظانِ صحت و نباتاتی معیارات، تکنیکی تجارتی رکاوٹوں، دانشورانہ املاک کے حقوق، اقتصادی تعاون اور دیگر متعلقہ ابواب پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ بھارتی وفد کی قیادت وزارتِ تجارت کے ایڈیشنل سیکریٹری اور چیف مذاکرات کار اجے بھادو نے کی، جنہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مجوزہ معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی شراکت داری کو نئی بلندیوں تک لے جائے گا۔

پنشن محکمہ کا افسر بن کر 75 سالہ ریٹائرڈ افسر سے 8.52 لاکھ روپے کی آن لائن ٹھگی

بھیونڈی: ۲۵؍ جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی میں سائبر فراڈ کا ایک اور معاملہ سامنے آیا ہے، جہاں ایک سائبر ٹھگ نے خود کو پنشن محکمہ کا افسر ظاہر کر کے 75 سالہ ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو جھانسے میں لیا اور ان کے موبائل پر بھیجے گئے مشتبہ لنک پر کلک کروانے کے بعد بینک سے متعلق خفیہ معلومات حاصل کر لیں۔ اس کے بعد ملزم نے متاثرہ شخص کے چار مختلف بینک کھاتوں سے مجموعی طور پر 8 لاکھ 52 ہزار روپے نکال لیے۔ پولیس کے مطابق کشیلی علاقے میں رہنے والے 75 سالہ متاثرہ شخص ممبئی کے سینٹ جارج اسپتال میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے عہدے سے ریٹائرڈ ہیں۔ 19 سے 20 جولائی 2026 کے دوران وہ اپنے گھر پر موجود تھے، اسی دوران ایک نامعلوم شخص نے انہیں فون کیا۔ ملزم نے خود کو پنشن محکمہ کا افسر بتایا اور بات چیت کے دوران ان کا اعتماد حاصل کر لیا۔ بعد ازاں اس نے متاثرہ شخص کے موبائل پر ایک لوگو/لنک بھیجا اور اسے کلک کرنے یا اس پر نشان لگانے کے لیے کہا۔ متاثرہ شخص کے ہدایات پر عمل کرتے ہی ملزم نے ان کے بینک کھاتوں سے متعلق خفیہ معلومات حاصل کر لیں۔ پولیس کے مطابق اس کے بعد ملزم نے چار مختلف بینک کھاتوں سے 8 لاکھ 52 ہزار روپے آن لائن منتقل کر لیے۔ رقم نکلنے کے بعد متاثرہ شخص کو دھوکہ دہی کا احساس ہوا اور انہوں نے نارپولی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ پولیس نے نامعلوم ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعات 318(4)، 319(2) اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی دفعہ 66(A) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔

اوقاف کا تحفظ متولی، پوری ملت کی ذمہ داری ہے: مولانا محمود اسعد مدنی

آل انڈیا متولیان کانفرنس میں اوقاف کے خلاف سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے شفاف انتظام اور قانونی تیاری پر زور

نئی دہلی: ۲۵؍ جولائی: وقف ایکٹ 2025 کے خلاف جاری سماجی و قانونی جدوجہد کے دوران آج جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام ایوانِ غالب، نئی دہلی میں آل انڈیا متولیان کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت سید شاہ حافظ محمد علی الحسینی، سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ، گلبرگہ شریف نے کی۔ جب کہ کلمات استقبالیہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند مولانا محمد حکیم الدین قاسمی نے پیش کیے۔ نظامت کے فرائض مولانا مفتی حسان قاسمی نے انجام دیے۔ کانفرنس سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا کہ وقف محض جائیداد نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی امانت اور اسلامی تہذیب کا اہم ستون ہے، اس لیے اس کی حفاظت، دستاویزات کا تحفظ اور ضرورت پڑنے پر قانونی جدوجہد بھی عبادت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف کو صرف متولی کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری ملت کی مشترکہ ذمہ داری سمجھنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ جس قوم نے اپنی امانتوں کی حفاظت چھوڑ دی، تاریخ نے بھی اس کی حفاظت چھوڑ دی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اوقاف کو درپیش مسائل میں بیرونی چیلنجوں کے ساتھ ہماری اپنی غفلت، ناقص انتظام اور دستاویزات کی عدم حفاظت بھی شامل ہے۔ انہوں نے وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے تناظر میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ انصاف اور آئینی اصولوں کو ہر حال میں مقدم رکھا جائے، انھوں نے کہا کہ میں حکومت سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انصاف کسی ایک طبقے پر احسان نہیں ہوتا، انصاف ریاست کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ قانون کی عزت اسی وقت باقی رہتی ہے جب قانون سب کے لیے ایک جیسا ہو۔ مولانا مدنی نے متولیان سے اپیل کی کہ اوقافی املاک کا مکمل ریکارڈ محفوظ اور ڈیجیٹلائز کیا جائے، مالی شفافیت، باقاعدہ آڈٹ اور ناجائز قبضوں کے خلاف مؤثر قانونی کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ مولانا مدنی نے موروثیت سے اجتناب پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس سے اداروں کا اعتماد اور روح متاثر ہوتی ہے۔ مولانا مدنی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ موجودہ حالات میں اوقاف کے تحفظ کے لیے جز وقتی نہیں بلکہ کل وقتی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اخلاص، منصوبہ بندی اور مسلسل محنت کے ساتھ اس میدان میں کام کریں، ذمہ دار افراد تیار کریں اور ملت کو اس مشن سے جوڑیں تو اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول فرمائیں گے اور اوقاف کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو ناکام بنائیں گے۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس اقبال انصاری نے اپنے خطاب میں کہا کہ جہاں متولی موجود ہیں، وہاں وقف املاک رجسٹریشن اور قانونی کارروائیوں میں سب سے زیادہ مشکلات پیش آ رہی ہیں، اس لیے متولی حضرات کو خاص طور پر ذمہ داری کا احساس کرنا ہوگا۔ انھوں نے مزید کہا کہ حکومت اور عوام کے درمیان تنازعات میں عدالت کو آئینی حدود کے اندر رہ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا موجودہ دور میں یہ کہنا مشکل ہے کہ عدالت انصاف کے مطابق کام کر رہی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے کہا کہ اوقاف کے مسائل کا سارا بوجھ صرف متولیان یا حکومت پر ڈالنے کے بجائے پوری ملت اور عوام کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے۔ جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خاں نے کہا کہ اوقاف کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے انہیں زیادہ مؤثر اور عوامی مفاد کے لیے کارآمد بنانا وقت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف املاک پر ناجائز قبضوں اور تنازعات کی ایک بڑی وجہ بعض متولیان کی غفلت اور بعض مقامات پر وقف جائیدادوں کو ذاتی ملکیت سمجھنے کا رجحان ہے جس سے اوقاف کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اپنے صدارتی خطاب میں صدر اجلاس سید شاہ محمد علی الحسینی صاحب (گلبرگہ) نے کہا کہ گزشتہ دو برس کے دوران وقف کے تحفظ کی تحریکوں کے نتیجے میں عوام میں وقف کے بارے میں نمایاں بیداری پیدا ہوئی ہے، جسے مزید منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف املاک کے تحفظ، ناجائز قبضوں کے خلاف بروقت قانونی کارروائی اور وقف قوانین سے مکمل واقفیت وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے اہلِ ثروت سے نئے اوقاف قائم کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وقف کو تعلیم، صحت اور رفاہِ عامہ کے فروغ کا مؤثر ذریعہ بنایا جائے۔

محمد علی جوہر یونیورسٹی کی عمارتیں منہدم کرنے کا فیصلہ تعلیم دشمنی ہے: کل جماعتی وفاق مہاراشٹر

اورنگ آباد: ۲۵؍ جولائی (یو این آئی) کل جماعتی وفاق مہاراشٹر کے صدر ضیاء الدین صدیقی نے کہا ہے کہ اتر پردیش کے رام پور میں واقع محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کا فیصلہ دوراندیشی کے خلاف ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سیاسی دشمنی کا نشانہ تعلیم اور تعلیمی ادارے بن رہے ہیں۔ کل جماعتی وفاق مہاراشٹر کی جانب سے جاری پریس نوٹ میں ضیاء الدین صدیقی نے کہا کسی بھی ریاست کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اتنی بڑی تعداد میں قائم تعلیمی عمارتوں کو سیاسی رقابت کی نذر کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ محمد علی جوہر یونیورسٹی ایک بڑا تعلیمی ادارہ ہے، جس سے ہزاروں طلبہ وابستہ ہیں، اس لیے اس کی عمارتوں کو مسمار کرنے کے بجائے ان کے تحفظ کی کوشش کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اعظم خان پہلے ہی 80 سے زائد مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں اور اس وقت جیل میں ہیں، لیکن ان کی قائم کردہ یونیورسٹی کو چند افراد کی شکایات کی بنیاد پر منہدم کرنا مناسب اقدام نہیں ہے۔ ان کے مطابق کسی فرد کے خلاف قانونی کارروائی اپنی جگہ، مگر ایک تعلیمی ادارے کو نقصان پہنچانا مستقبل کی نسلوں کے مفاد کے خلاف ہے۔ ضیاء الدین صدیقی نے کہا کہ ایسے ملک میں جہاں تعلیم کی کمی ایک بڑا مسئلہ ہو اور غریب و پسماندہ طبقات مہنگی تعلیم حاصل کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، وہاں 38 بڑی تعلیمی عمارتوں کو گرانا افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تعمیرات سے متعلق کوئی قانونی یا انتظامی مسئلہ ہے تو حکومت جرمانہ عائد کر کے یا دیگر قانونی طریقوں سے اسے باقاعدہ بنا سکتی ہے، لیکن عمارتوں کو منہدم کرنا مناسب راستہ نہیں ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ یہ کارروائی اسلاموفوبیا اور سیاسی انتقام کے تناظر میں دیکھی جا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگرچہ اعظم خان کی سیاسی حیثیت کمزور ہو چکی ہے، لیکن ان کے تعلیمی خواب کو اس طرح ختم کرنا انصاف کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہے۔ کل جماعتی وفاق مہاراشٹر کے صدر نے تمام انصاف پسند افراد، ماہرین تعلیم اور تعلیم کے فروغ کے لیے کام کرنے والی شخصیات سے اپیل کی کہ وہ آگے آئیں اور اس تعلیمی ادارے کے تحفظ کے لیے آواز بلند کریں تاکہ غریب اور پسماندہ خاندانوں کے نوجوان مستقبل میں بھی اس ادارے سے تعلیم حاصل کر سکیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ یونیورسٹی کی عمارتوں کو منہدم کرنے کے بجائے انہیں قانونی طور پر باقاعدہ بنانے اور ادارے کو محفوظ رکھنے کے لیے ہر ممکن اقدام کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسماری کا یہ سلسلہ جاری رہا تو مساجد، مدارس، مقابر اور غریبوں کے گھروں کے بعد عصری تعلیمی ادارے بھی اس کی زد میں آجائیں گے، جو ایک تشویشناک رجحان ہے۔

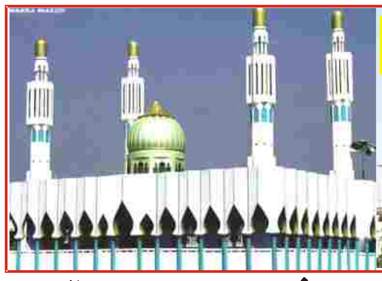

لاج پر جسم فروشی کا کاروبار، پولس کا چھاپہ گاہک اور خواتین پکڑی گئیں

ناندیڑ، 25 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ پولیس نے ضلع کے رام تیرتھ پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع نرشی بس اسٹینڈ کے سامنے موجود آشیرواد لاج اور آنند لاج پر بڑی کارروائی کرتے ہوئے مبینہ جسم فروشی کے اڈے کا پردہ فاش کیا ہے۔ اس کارروائی کے دوران سات متاثرہ خواتین کو بازیاب کرایا گیا جبکہ دس افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر مقامی جرائم شاخ کے تحت انسانی اسمگلنگ مخالف یونٹ (AHTU) نے، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بلالی شام پانے گاؤں کر کی قیادت میں 25 جولائی کو یہ کارروائی انجام دی۔ پولیس کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ نرشی میں واقع آشیرواد لاج اور آنند لاج میں جسم فروشی کا غیر قانونی کاروبار چلایا جا رہا ہے اور لاج کا مالک پانڈورنگ شیورام شریرا گیرے ریاست کے اندر اور باہر سے خواتین کو لا کر انہیں زبردستی جسم فروشی پر مجبور کر رہا ہے۔ اطلاع کی تصدیق کے لیے پولیس نے دو سماجی کارکنوں کو فرضی گاہک بنا کر لاجز میں بھیجا۔ تصدیق ہونے کے بعد پولیس نے دونوں لاجز پر چھاپہ مارا اور موقع سے دس ملزمان کو حراست میں لے لیا۔ گرفتار شدگان میں راہول یشونت کولٹے، وشومبھر ویاکانتی گاڈے، بالاجی آنند سوریہ ونشی، خاکی بابا شیواجی سوریہ ونشی، پانڈورنگ شیورام شریرا گیرے (لاج مالک)، نرسنگھ باسنگھ ٹھاکر عرف پردیشی، پروین دتو وارنلوار، کرشنا بالاجی دیشپتوار، وینکٹ مادھونارے اور وکی ونود اندور کر شامل ہیں۔ کارروائی کے دوران ناندیڑ اور مغربی بنگال سے تعلق رکھنے والی سات متاثرہ خواتین کو بازیاب کرایا گیا۔ ابتدائی تفتیش کے مطابق خواتین کو رقم کا لالچ دے کر اور مبینہ طور پر زبردستی جسم فروشی میں دھکیلا جا رہا تھا۔ پولیس نے موقع سے جسم فروشی میں استعمال ہونے والا سامان، نقد رقم اور موبائل فون سمیت مجموعی طور پر 2 لاکھ 4 ہزار 80 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔ خاتون پولیس سب انسپکٹر اشونی گائیکواڑ کی شکایت پر رام تیرتھ پولیس اسٹیشن میں ملزمان کے خلاف غیر اخلاقی انسانی تجارت (انسداد) ایکٹ 1956 کی دفعات 3، 4، 5 اور 6 کے علاوہ بھارتیہ نیائے سنہیتا (BNS) کی دفعہ 143(2) کے تحت مقدمہ نمبر 153/2026 درج کر لیا گیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی نگرانی میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ شام پانے گاؤں کر، اے ایچ ٹی یو، مقامی جرائم شاخ اور رام تیرتھ پولیس کی مشترکہ ٹیم نے انجام دی۔

کسان قرض معافی اسکیم 2026 کے تحت

ناندیڑ ضلع کے 96 ہزار 920 اہل کسانوں کی فہرست جاری

ناندیڑ، 25 جولائی: (ورق تازہ نیوز) حکومتِ مہاراشٹر کی "پنیہ شلوک اہلیہ دیوی ہولکر کسان قرض معافی اسکیم 026" کے تحت ضلع ناندیڑ کے 16 تعلقوں کے 1582 دیہات کے مجموعی طور پر 96 ہزار 920 اہل کسانوں کی فہرست سرکاری پورٹل پر جاری کر دی گئی ہے۔ یہ اطلاع ضلع نائب رجسٹرار شاہو راج ہیرے نے دی۔ انہوں نے تمام اہل کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے آدھار (Aadhaar) کی توثیق (Authentication) اور ایگری اسٹیک (AgriStack) رجسٹریشن کا عمل مکمل کریں تاکہ انہیں قرض معافی اسکیم کا فائدہ بروقت حاصل ہو سکے۔ ضلع انتظامیہ کے مطابق، اہل کسانوں کی فہرست متعلقہ بینک شاخوں، مختلف کاریہ کاری سیوا سہکاری سوسائٹیوں، سی ایس سی مراکز، آپلے سرکار سیوا مراکز (ASSK)، گرام پنچایتوں، تلاٹھی دفاتر اور اسسٹنٹ رجسٹرار، کوآپریٹو سوسائٹیز کے دفاتر میں بھی دستیاب کرائی گئی ہے۔ اسکیم سے فائدہ اٹھانے کے لیے کسانوں کو اپنے قریبی آپلے سرکار سیوا مرکز یا سی ایس سی مرکز پر جا کر آدھار کی بایومیٹرک توثیق کرانا لازمی ہوگا۔ اس موقع پر اصل آدھار کارڈ، بینک پاس بک اور فائدہ اٹھانے والوں کی فہرست میں اپنا نام موجود ہونے کی تصدیق ضروری ہے۔ ضلع نائب رجسٹرار شاہو راج ہیرے نے کہا کہ کسان جلد از جلد آدھار توثیق اور ایگری اسٹیک رجسٹریشن مکمل کریں۔ مزید معلومات کے لیے متعلقہ بینک، کوآپریٹو سوسائٹی یا اسسٹنٹ رجسٹرار کے دفتر سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست میں اس اسکیم کے تحت قرض معافی کا فائدہ مرحلہ وار دیا جا رہا ہے اور آدھار کی توثیق و ایگری اسٹیک رجسٹریشن مکمل کرنا اس کے لیے لازمی شرط ہے۔ ضلع ناندیڑ میں رجسٹریشن کا عمل اب بھی جاری ہے، جس کے باعث آنے والے دنوں میں مستحق کسانوں کی تعداد میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ تعلقہ وار اہل کسانوں کی تعداد درج ذیل ہے:

ناندیڑ: 84 دیہات، 582,6 کسان

اردھاپور: 52 دیہات، 479,2 کسان

مدکھیڑ: 55 دیہات، 925,3 کسان

ہدگاؤں: 152 دیہات، 839,6 کسان

کنوٹ: 181 دیہات، 059,9 کسان

ماہور: 88 دیہات، 481,2 کسان

ہمایت نگر: 71 دیہات، 919,3 کسان

بھوکر: 82 دیہات، 997,5 کسان

عمری: 66 دیہات، 260,4 کسان

دھرم آباد: 56 دیہات، 126,4 کسان

بلولی: 90 دیہات، 170,6 کسان

نائیگاؤں: 91 دیہات، 275,7 کسان

دیگلور: 110 دیہات، 512,8 کسان

مکھیڑ: 151 دیہات، 886,7 کسان

قندھار: 118 دیہات، 354,7 کسان

لوہا: 135 دیہات، 056,10 کسان

اس طرح ضلع ناندیڑ کے 16 تعلقوں کے 1582 دیہات کے مجموعی طور پر 96 ہزار 920 اہل کسانوں کی فہرست حکومت نے جاری کر دی ہے، جبکہ رجسٹریشن کا عمل جاری رہنے کے باعث مستحق کسانوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہونے کی توقع ظاہر کی گئی ہے۔

آپریشن امانت اور آپریشن یاتری سرکشا کے تحت

گمشدہ موبائل مالک کے حوالے

چوری کی کوشش کرنے والا ملزم گرفتار

ناندیڑ، 25 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ریلوے مسافروں کی حفاظت اور ان کے سامان کے تحفظ کے لیے ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) ناندیڑ ڈویژن، آپریشن امانت اور آپریشن یاتری سرکشا کے تحت مسلسل مؤثر خدمات انجام دے رہی ہے۔ آپریشن امانت کے تحت 23 جولائی 2026 کو آر پی ایف پوسٹ ناندیڑ کے کانسٹیبل اُگیندر مینا حضوری صاحب ناندیڑ ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 1 پر ڈیوٹی انجام دے رہے تھے کہ انہیں ویوو کمپنی کا ایک لاوارث موبائل فون ملا۔ آس پاس موجود مسافروں سے پوچھ گچھ کے باوجود فون کے مالک کا سراغ نہ ملنے پر موبائل کو حفاظت کے پیش نظر آر پی ایف پوسٹ ناندیڑ میں جمع کر دیا گیا۔ اسی روز بعد میں ناندیڑ کے رہائشی 37 سالہ سچن آر پی ایف پوسٹ پہنچے اور بتایا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو ریل گاڑی میں روانہ کرنے آئے تھے اور اسی دوران اپنا ویوو موبائل فون اسٹیشن پر ہی بھول گئے تھے۔ ضروری تصدیق کے بعد تقریباً 20 ہزار روپے مالیت کا موبائل مناسب رسید حاصل کر کے اصل مالک کے حوالے کر دیا گیا۔ اپنا موبائل واپس ملنے پر متعلقہ مسافر نے آر پی ایف کا شکریہ ادا کیا۔ دوسری جانب آپریشن یاتری سرکشا کے تحت آر پی ایف ناندیڑ کے سی آئی بی/ڈی اینڈ آئی اور جی آر پی چھترپتی سمبھاجی نگر کی لوکل کرائم برانچ کی مشترکہ ٹیم نے مسافروں کے سامان کی چوری کی روک تھام کی مہم کے دوران 24 جولائی 2026 کو رات 05:12 بجے چھترپتی سمبھاجی نگر ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 1 پر کارروائی کی۔ ٹرین نمبر 11001 ممبئی چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس بلّارشاہ نندی گرام ایکسپریس کے قیام کے دوران ایک مشتبہ شخص کو مسافروں کا سامان چوری کرنے کی کوشش کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا گیا۔ گرفتار ملزم کی شناخت عبدالحسن، ساکن چھترپتی سمبھاجی نگر کے طور پر ہوئی ہے۔ اسے فوری طور پر سرکاری ریلوے پولیس (جی آر پی) چھترپتی سمبھاجی نگر کے حوالے کر دیا گیا۔ بعد ازاں مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعات 112 اور 117 کے تحت مقدمہ نمبر 59/2026 درج کر کے مزید قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ آر پی ایف ناندیڑ ڈویژن کی ان کامیاب کارروائیوں سے ریلوے مسافروں کی حفاظت اور ان کے سامان کے تحفظ کے لیے فورس کے عزم کا اظہار ہوتا ہے۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ سفر کے دوران ہمیشہ چوکس رہیں اور اگر کسی مشتبہ شخص، مشکوک سرگرمی یا لاوارث سامان پر نظر پڑے تو فوراً قریبی آر پی ایف اہلکار یا ریلوے سیکیورٹی ہیلپ لائن نمبر 139 پر اطلاع دیں۔

پی ایم شری جواہر نوودیہ ودیالیہ میں جماعت ششم کے داخلے کے لیے آن لائن درخواستیں شروع، 31 جولائی آخری تاریخ

ناندیڑ، 25 جولائی: پی ایم شری جواہر نوودیہ ودیالیہ، شنکر نگر (تحصیل بلولی، ضلع ناندیڑ) میں تعلیمی سال 2027-28 کے لیے جماعت ششم کے داخلہ امتحان (JNVST-2027) کے لیے آن لائن درخواستوں کا آغاز ہو گیا ہے۔ ضلع ناندیڑ کے وہ طلبہ جو تعلیمی سال 2026-27 میں کسی منظور شدہ اسکول میں جماعت پنجم میں زیر تعلیم ہیں اور ضلع کے مستقل رہائشی ہیں، داخلے کے اہل ہوں گے۔ درخواست دینے کے لیے کوئی فیس مقرر نہیں کی گئی ہے۔ داخلے کے لیے طالب علم اور والدین کا ضلع ناندیڑ کا رہائشی ہونا ضروری ہے۔ طالب علم نے جماعت سوم، چہارم اور پنجم کی تعلیم مسلسل مکمل کی ہو۔ امیدوار کی تاریخِ پیدائش یکم مئی 2015 سے 31 جولائی 2017 کے درمیان ہونی چاہیے۔ درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کے طلبہ کو حکومتی ضوابط کے مطابق درست ذات کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا۔ آن لائن درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ 31 جولائی 2026 ہے، جبکہ جواہر نوودیہ ودیالیہ سلیکشن ٹیسٹ (JNVST-2027) 28 نومبر 2026 کو منعقد ہوگا۔ اسکول کے پرنسپل ایس۔ جی۔ مانڈلے نے والدین سے اپیل کی ہے کہ آخری تاریخ کا انتظار کیے بغیر بروقت درخواست جمع کرائیں اور تمام ضروری دستاویزات درست طریقے سے اپ لوڈ کریں۔ مزید معلومات کے لیے داخلہ نوٹیفکیشن میں موجود QR کوڈ اسکین کریں یا محترمہ بیتا کوتور (9130977921) یا وشنو یادو (9926928732) سے رابطہ کریں۔

'جین-زی' نے آج ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ وہ چاہیں تو کسی بھی تاناشاہی کو جھکنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ جین-زی اور کانگریس کے ساتھ ساتھ اپوزیشن پارٹیوں کا سخت دباؤ ہی تھا کہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینا ہی پڑا۔ یعنی مودی حکومت جھکنے کو مجبور ہوئی اور کئی ہفتوں سے جاری طلبا کی تحریک کے ساتھ ساتھ راہل گاندھی کی قیادت میں چل رہی 'چھاتروں کی گونج' مہم کو بھی ایک بڑی کامیابی ملی۔

CHANGE IN NAME

My old name is NUZHAT PARVEEN MIRZA ARSHAD BAIG, D/O ISHRAT PARVEEN MIRZA ARSHAD BAIG.Now I am changing my name as NUZHAT PARVEEN, D/O MIRZA ARSHAD BAIG D/O ISHRAT PARVEEN.The date of birth mentioned in my SSC/HSC records as 15/05/1995 and in my Election Card as 20/07/1995 are incorrect.My correct Date of Birth is 20/01/1995.Henceforth, I shall be known as NUZHAT PARVEEN D/O MIRZA ARSHAD BAIG D/O ISHRAT PARVEEN, and my correct Date of Birth shall be 20/01/1995. All future correspondence and records may kindly be made accordingly.

Address:Lane No. 17, H. No. 1-12-965,Peer Burhan Nagar, Nanded.Signature:NUZHAT PARVEEN

122 راشن دکانوں کے نئے لائسنس کے لیے درخواستوں کی آخری تاریخ میں 12 اگست تک توسیع

ناندیڑ: 25 جولائی: (ورق تازہ نیوز) قومی غذائی تحفظ قانون 2013 کے تحت ضلع ناندیڑ میں مختلف وجوہات کی بنا پر خالی یا متبادل انتظام کے تحت چلنے والی 122 سرکاری راشن دکانوں کے نئے لائسنس کے لیے درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ میں توسیع کر دی گئی ہے۔ اب اہل ادارے 12 اگست 2026 تک درخواستیں جمع کرا سکتے ہیں، جبکہ موصولہ درخواستوں پر اعتراضات اور تجاویز 31 جولائی 2026 تک داخل کی جا سکیں گی۔ ریاستی حکومت کے 6 جولائی 2017 اور 2 فروری 2022 کے فیصلوں کے مطابق منسوخ شدہ لائسنس، استعفیٰ، انتقال، طبی رخصت اور دیگر وجوہات سے خالی ہونے والی راشن دکانوں کے لیے نئے لائسنس جاری کرنے کا عمل جاری ہے۔ ضلع انتظامیہ کے مطابق اس عمل کو مزید شفاف بنانے اور تمام اہل اداروں کو مساوی موقع فراہم کرنے کے لیے درخواست جمع کرانے کی مدت میں توسیع کی گئی ہے۔ گرام پنچایتیں، رجسٹرڈ سیلف ہیلپ گروپس، رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز، خواتین بچت گروپس اور دیگر اہل مقامی ادارے متعلقہ تحصیلدار دفتر سے رابطہ کر کے مقررہ مدت کے اندر درخواست یا اعتراض جمع کرا سکتے ہیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں یا اعتراضات پر غور نہیں کیا جائے گا۔ یہ اپیل ضلع سپلائی آفیسر، ناندیڑ نے کی ہے۔

ناندیڑ: 27 جولائی کو ضلع فوجی بہبود دفتر میں 27 واں کارگل وجے دیوس منایا جائے گا

ناندیڑ، 25 جولائی: ضلع فوجی بہبود دفتر، ناندیڑ میں 27 واں کارگل وجے دیوس 27 جولائی 2026 کو صبح 30:11 بجے منایا جائے گا۔ ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر اور ضلع فوجی بہبود افسر کرن امبیکر نے تمام سابق فوجیوں، شہید جوانوں کے اہل خانہ اور محب وطن شہریوں سے اس تقریب میں شرکت کی اپیل کی ہے۔ کارگل جنگ میں شہید ہونے والے فوجیوں کی قربانی کو خراجِ عقیدت پیش کرنے اور نوجوانوں میں حب الوطنی، فرض شناسی اور فوج کے تئیں احترام کا جذبہ کو سراہا گیا

صدر جمہوریہ ہند دروپدی مرمو کا یورپ کا دورہ اختتام پذیر

نئی دہلی۔ 25/جولائی۔ ایم این این۔ صدر دروپدی مرمو نے ہفتہ کو یورپ کے اپنے تین ملکوں کے دورے کا اختتام کیا، جس کے دوران ہندوستان نے مالڈووا، شمالی مقدونیہ اور رومانیہ کے ساتھ تجارت، سیاحت اور دفاع سمیت شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے بات چیت کی۔ اس دورے میں تینوں ممالک کے تاریخی دورے شامل تھے، مرمو مالڈووا کا دورہ کرنے والی پہلی ہندوستانی سربراہ اور شمالی مقدونیہ کا دورہ کرنے والی پہلی بھارتی صدر بن گئیں۔ ان کا رومانیہ کا دورہ بھی تین دہائیوں سے زائد عرصے میں کسی ہندوستانی سربراہ کا پہلا دورہ تھا۔ صدر مرمو نے 20 جولائی کو مالڈووا کے سرکاری دورے کے ساتھ دورے کا آغاز کیا، جس کے دوران اس نے مالدووا کی صدر مایا سانڈو کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کی مکمل رینج کا احاطہ کرتے ہوئے بات چیت کی۔ دونوں فریقوں نے باہمی دلچسپی کے شعبوں بشمول زراعت، لاجسٹکس اور انفراسٹرکچر، صحت کی دیکھ بھال اور دواسازی، قابل تجدید توانائی اور اختراعات میں تعاون بڑھانے پر بھی اتفاق کیا۔ اس کے بعد انہوں نے 21 سے 22 جولائی تک شمالی مقدونیہ کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران دونوں ممالک نے دوطرفہ تجارت کو دوگنا کرنے پر اتفاق کیا اور سیاحت، مہمان نوازی اور فلم سازی میں تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ بات چیت مرمو کی صدر گورڈانا سیجانوسکا ڈیوکووا کے ساتھ ملاقات کے دوران ہوئی، جس کے بعد وفد کی سطح پر بات چیت ہوئی۔ صدر مرمو نے شمالی مقدونیہ کی اسمبلی اور انڈیا-نارتھ میسیڈونیا بزنس فورم کے افتتاحی اجلاس سے بھی خطاب کیا۔

غیر قانونی ریت نکالنے والوں کے خلاف کارروائی

تقریباً 56 لاکھ روپے کا سامان ضبط، 6 افراد کے خلاف مقدمہ

ناندیڑ، 25 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت ناندیڑ دیہی پولیس نے ناگاپور علاقے میں دریائے گوداوری کے کنارے غیر قانونی طور پر ریت نکالنے والوں کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 56 لاکھ روپے مالیت کا سامان ضبط کر لیا۔ اس معاملے میں تین نامزد اور تین مفرور ملزمان سمیت مجموعی طور پر چھ افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر 24 جولائی 2026 کو ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کے انچارج کی قیادت میں جرائم کی تفتیشی ٹیم کو خفیہ اطلاع ملی کہ ناگاپور کے مقام پر دریائے گوداوری سے مشینی آلات کے ذریعے غیر قانونی طور پر ریت نکالی جا رہی ہے اور اس کی نقل و حمل بھی جاری ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس ٹیم نے پنچ گواہوں کے ساتھ موقع پر چھاپہ مارا۔ کارروائی کے دوران تقریباً 10 براس ریت (مالیت تقریباً 50 ہزار روپے)، تین بڑی لوہے کی کشتیاں جن میں ہر ایک میں تقریباً 3 براس ریت موجود تھی (کل مالیت تقریباً 45 لاکھ 45 ہزار روپے، موقع پر ہی تلف کر دی گئیں)، ایک چھوٹی لوہے کی کشتی جس میں تقریباً ایک براس ریت موجود تھی (مالیت تقریباً 10 لاکھ 5 ہزار روپے، موقع پر ہی تلف کر دی گئی) اور ریت نکالنے میں استعمال ہونے والا دیگر سامان ضبط کیا گیا۔ اس کارروائی میں مجموعی طور پر تقریباً 56 لاکھ روپے مالیت کا سامان تحویل میں لیا گیا۔ اس سلسلے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 904/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہیتا کی دفعات 303(2) اور 3(5)، مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعات 48(7) اور 48(8) نیز ماحولیاتی تحفظ ایکٹ کی دفعات 9 اور 15 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ملزمان میں گجانن لالبا مسکے، بالاجی منجاجی سپورے، سچن سمبھاجی سپورے، تمام ساکنان ناگاپور، تعلقہ و ضلع ناندیڑ، جبکہ دیگر تین ملزمان فرار ہیں۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر اومکانت چنچولکر، پولیس سب انسپکٹر بابوراؤ چوہان اور پولیس اہلکار جینکٹ، گروناتھ کاراموںگے، قدم، کامبلے، آصف اور مالگے نے انجام دی۔ ناندیڑ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اگر کسی کو دریائے گوداوری یا دیگر مقامات پر غیر قانونی ریت نکالنے، اس کی نقل و حمل یا ذخیرہ کرنے کی اطلاع ملے تو فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا پولیس کنٹرول روم کو اطلاع دیں۔

CHANGE IN NAME

My old name is SHAIKH IBAADUR RAHEMANS/O SHAIKH ANEESUR RAHEMAN SHAIKH ATAUR RAHEMAN.

Now I am changing my name as SHAIKH IBAADUR RAHEMANS/O SHAIKH ANEESUR RAHEMAN. Henceforth, I shall be known by my new name SHAIKH IBAADUR RAHEMAN S/O SHAIKH ANEESUR RAHEMAN, and all future correspondence and records may kindly be made in this name.

Address: Street No. 17,House No. 1-12-965,Peerburhan Nagar, Nanded.Signature:SHAIKH IBAADUR RAHEMAN

غیر قانونی معدنی ریت کی نقل و حمل کے خلاف کارروائی

20.25 لاکھ روپے مالیت کا سامان ضبط

ناندیڑ، 25 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت مالاکولی پولیس اسٹیشن نے بغیر اجازت معدنی ریت کی غیر قانونی نقل و حمل کرنے والے ایک ہائیوا ٹپر کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 20 لاکھ 25 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کر لیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر 24 جولائی 2026 کو مالاکولی پولیس اسٹیشن کے انچارج کو خفیہ اطلاع ملی کہ ہائیوا ٹپر نمبر MH 26 BE 8080 کے ذریعے لوہا سے مالاکولی روڈ پر بغیر اجازت ریت کی نقل و حمل کی جا رہی ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے کریلیف ہوٹل، مالاکولی بائی پاس روڈ کے قریب ناکہ بندی کر کے مذکورہ گاڑی کو روک لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ڈرائیور نے اپنا نام گجانن مرلی قدم، ساکن سیلگاؤں، تعلقہ لوہا، ضلع ناندیڑ بتایا۔ گاڑی میں موجود ریت سے متعلق اجازت نامہ یا رائلٹی کی دستاویزات طلب کیے جانے پر ڈرائیور کوئی بھی قانونی دستاویز پیش نہ کر سکا۔ اس کے بعد پنچ گواہوں کی موجودگی میں پنچنامہ کرتے ہوئے تقریباً 5 براس ریت (مالیت تقریباً 25 ہزار روپے) اور ٹاٹا کمپنی کا ہائیوا ٹپر نمبر MH 26 BE 8080 (مالیت تقریباً 20 لاکھ روپے) ضبط کر لیا گیا۔ اس طرح مجموعی طور پر 20 لاکھ 25 ہزار روپے مالیت کا سامان تحویل میں لیا گیا۔ اس معاملے میں مالاکولی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 104/2026 درج کرتے ہوئے بھارتیہ نیائے سنہیتا کی دفعہ 303(2) اور مہاراشٹر ریونیو ایکٹ کی دفعات 48(7) اور 48(8) کے تحت مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔ مزید تفتیش مالاکولی پولیس کر رہی ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی رہنمائی میں اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر راجکمار ہنگولے اور پولیس اہلکار دیویداس بھتے واڑ نے انجام دی۔ ناندیڑ پولیس نے واضح کیا ہے کہ ضلع میں غیر قانونی معدنیات کی کانکنی اور نقل و حمل کے خلاف آئندہ بھی سخت کارروائیاں جاری رہیں گی۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ ایسی کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دیں تاکہ مؤثر کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

کاچیگوڑہ۔شری گنگانگر ہفتہ وار ایکسپریس کو کھنڈوا اسٹیشن پر آزمائشی اسٹاپ

ناندیڑ، 25 جولائی: ریلوے مسافروں کی سہولت کے پیش نظر ٹرین نمبر 17601/17602 کاچی گوڑہ۔شری گنگانگر۔کاچی گوڑہ ہفتہ وار ایکسپریس کو مدھیہ ریلوے کی جانب سے کھنڈوا (KNW) ریلوے اسٹیشن پر آزمائشی بنیادوں پر اسٹاپ دیا گیا ہے۔ یہ سہولت آئندہ احکامات تک برقرار رہے گی۔ اس فیصلے کے مطابق ٹرین نمبر 17601 کچی گوڑہ شری گنگانگر ہفتہ وار ایکسپریس کے لیے یہ اسٹاپ 25 جولائی 2026 سے نافذ ہو گیا ہے، جبکہ ٹرین نمبر 17602 شری گنگانگر ✕ کچی گوڑہ ہفتہ وار ایکسپریس کے لیے یہ اسٹاپ 28 جولائی 2026 سے مؤثر ہوگا۔

کھنڈوا ریلوے اسٹیشن پر ٹرینوں کا شیڈول درج ذیل ہے:

ٹرین نمبر 17601 کاچی گوڑہ۔شری گنگانگر ایکسپریس: آمد دوپہر 32:3 بجے، روانگی 35:3 بجے۔

ٹرین نمبر 17602 شری گنگانگر۔کچی گوڑہ ایکسپریس: آمد دوپہر 32:1 بجے، روانگی 35:1 بجے۔ اس آزمائشی اسٹاپ کے آغاز سے کھنڈوا اور اطراف کے علاقوں کے مسافروں کو اس ٹرین کی بہتر سفری سہولت حاصل ہوگی اور ان کے سفر میں آسانی پیدا ہوگی۔ جنوبی وسطی ریلوے نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نئی سہولت سے بھرپور استفادہ کریں۔

26 جولائی 2005: ریکارڈ بارش نے ممبئی کو مفلوج کر دیا تھا

ممبئی، 25 جولائی (ایجنسیز) کی تاریخ میں 26 جولائی 2005 ایک ایسے سیاہ باب کی حیثیت رکھتا ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ صرف چند گھنٹوں کی موسلا دھار بارش نے ملک کے اقتصادی دارالحکومت کو مکمل طور پر مفلوج کر کے رکھ دیا تھا۔ سڑکیں دریا کا منظر پیش کرنے لگیں، ریلوے لائنیں پانی میں ڈوب گئیں، ہزاروں گاڑیاں راستوں میں پھنس گئیں اور لاکھوں افراد اپنے گھروں تک پہنچنے کے لیے کئی کئی کلومیٹر پیدل چلنے پر مجبور ہوئے۔ سانتا کروز موسمیاتی مرکز میں 24 گھنٹوں کے دوران 944 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جبکہ بعض مقامات پر تقریباً 994 ملی میٹر بارش ہونے کی اطلاعات بھی سامنے آئیں۔ یہ بارش شہر کی تاریخ کے بدترین موسمی حادثات میں شمار کی جاتی ہے۔ شدید بارش کے ساتھ سمندر میں بلند مد (ہائی ٹائیڈ) آنے کے باعث برساتی پانی بحرِ عرب میں نہیں جا سکا اور نکاسیٔ آب کا ایک صدی پرانا نظام مکمل طور پر ناکام ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں شہر کے بیشتر نشیبی علاقے، رہائشی بستیاں، بازار، شاہراہیں اور ریلوے ٹریک کئی کئی فٹ پانی میں ڈوب گئے۔ لوکل ٹرین خدمات تقریباً بند ہو گئیں، بیسٹ بسوں کی آمد و رفت شدید متاثر ہوئی اور ہوائی اڈے کی سرگرمیاں بھی درہم برہم ہو گئیں۔

دھرمیندر پردھان کے استعفے سے لڑائی ختم نہیں ہوگی

پورے پیپر لیک ریکیٹ میں شامل تمام افراد کو سخت سزا دی جائے: سپکال

ممبئی: نیٹ پیپر لیک معاملے میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے استعفیٰ دے دیا ہے، لیکن اس سے یہ لڑائی ختم نہیں ہوئی ہے۔ مودی حکومت کے محکمۂ تعلیم میں پھیلے ہوئے بدعنوانی کے خلاف کانگریس پارٹی کی لڑائی آئندہ بھی جاری رہے گی۔ نیٹ پیپر لیک معاملے میں دھرمیندر پردھان سمیت اس پورے ریکیٹ میں شامل تمام افراد کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ اس مسئلے پر پارلیمنٹ میں بحث ہو، طلبہ کے خلاف درج تمام مقدمات واپس ہوں اور وزیر اعظم نریندر مودی ملک سے عوامی معافی مانگیں۔ جب تک یہ تمام مطالبات پورے نہیں ہوتے، کانگریس خاموش نہیں بیٹھے گی۔ یہ انتباہ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے دیا ہے۔ ہرش وردھن سپکال نے مزید کہا کہ آخر کار دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینا ہی پڑا، لیکن ان کے استعفے پر مطمئن ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ دھرمیندر پردھان کے دورِ وزارت میں 'ون نیشن، ون ایگزامینیشن' کے نام پر امتحانی نظام کو اپنے کنٹرول میں لے لیا گیا اور اسی عرصے میں 152 مرتبہ پیپر لیک ہوئے۔ اس کا فائدہ ایک مخصوص طبقے اور بی جے پی سے وابستہ افراد کو پہنچایا گیا اور بدعنوان ذرائع سے بھاری رقم کمائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ نیٹ امتحان کی تیاری پر سرپرست جتنا خرچ کرتے ہیں، وہ مرکزی حکومت کی پانچ وزارتوں کے مجموعی اخراجات سے بھی زیادہ ہے۔ اس پورے ریکیٹ کی جڑیں بہت گہری ہیں اور جب تک اس پورے نیٹ ورک کا پردہ فاش نہیں ہو جاتا، کانگریس اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ ہرش وردھن سپکال نے واضح کیا کہ دھرمیندر پردھان کے استعفے سے کانگریس پارٹی کی تحریک ختم نہیں ہوگی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق کینڈل مارچ بھی نکالا جائے گا اور طلبہ کے حق میں احتجاج کا سلسلہ جاری رہے گا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی